فہم دین

اور اس کے بنیادی مطالبات

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مولانا فاروق احمد

فہم دین اور اس کے بنیادی مطالبات

﴿قرآن وحدیث کی روشنی میں﴾

مولانا فاروق احمد

مجلس التحقیق و النشر الاسلامی: لاہور: پاکستان

718۔کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

نام کتاب : فہم دین اور اس کے بنیادی مطالبات

﴿قرآن وحدیث کی روشنی میں﴾

مرتب : مولانا فاروق احمد

ناشر : مجلس التحقیق والنشر الاسلامی لاہور پاکستان

انتساب : الاستاذ شیخ الحدیث والقرآن مولانا سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ

محدث جلالپور پیروالہ ملتان

طبع اول : اگست 2011ء

قیمت : -/160

ملنے کے پتے:

۱۔ اسلامک پبلی کیشنز 3۔کورٹ سٹریٹ، لاہور۔فون:042-37248676

۲۔البدر پبلی کیشنز۔23 راحت مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔فون:042-37245030

۳۔ علی احمد چوہدری 56۔حبیب پارک بالمقابل منصورہ لاہور

۴۔ طارق فاروق معہد العلوم الشرعیہ مسعود آباد کالونی لودھراں

۵۔ ڈاکٹر غلام رسول صاحب دفتر جماعت اسلامی، اسلام نگر، ہوائی اڈہ روڈ، رحیم یار خان

۶۔ قاری عبدالرحیم صاحب مسجد الحق نزد ایس ای کالج بہاولپور شہر

۷۔ مولانا عبدالرزاق صاحب جامع العلوم معصوم شاہ روڈ۔ملتان شہر

۸۔ جناب رشید احمد شاہد صاحب، دفتر جماعت اسلامی کچہری روڈ منڈی بہاؤالدین

فہم دین اور اس کے بنیادی مطالبات

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ. اَمَّا بَعْدُ۔

یہ کتاب ''فہم دین اور اس کے بنیادی مطالبات'' قرآن مجید کی ایک سو ایک آیات اور ایک سو اکیاسی احادیث کا مجموعہ ہے۔ ان قرآنی آیات اور احادیث کو قارئین کی سہولت کے لیے عنوانات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ مندرجات کو سمجھنے میں آسانی رہے۔ کتاب کو پڑھتے ہوئے لمبی چوڑی تشریحات سے بچنے کی اس لیے کوشش کی گئی ہے کہ موضوع سے متعلق زیادہ سے زیادہ کتاب وسنت کی نصوص کو آپ تک منتقل کیا جا سکے۔ میں نے عمداً یہ اس لیے بھی کیا ہے میرے مرشد سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا ایک تاریخی جملہ میرے سامنے ہے کہ ''کتاب وسنت کی دعوت لے کر اٹھو اور پوری دنیا پر چھا جاؤ۔'' .... یہ امر واقعہ ہے کہ دنیا پر چھا جانے کے لیے علم قرآن وسنت پہلی اور بنیادی ضرورت ہے جس کے بغیر اسلامی انقلاب کا تصور ممکن ہی نہیں ہے۔ علم قرآن کے حصول کی ضرورت کو اگر ایک مسلمان پورا کرنے کی کوشش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے فہم قرآن وسنت کے دروازے کھول دے گا۔ علم وفہم قرآن وسنت ایسا جوہر ہے جو انسان کو عمل کے لیے کھڑا کرتا اور استقامت پر ابھارتا ہے۔ اگر عمل اور اس پر استقامت نصیب ہو جائے تو یہ مومن فریضہ ''تَوَاصِیْ بِالْحَقِّ'' کا علمبردار بن جاتا ہے۔ اور اگر ایسے لوگ ہزاروں کی تعداد میں ہوں تو وہ کروڑوں پر بھاری ثابت ہوتے ہیں اور بالفعل انقلاب برپا کر کے مسلم معاشرے میں انصار اللہ بن جاتے ہیں۔

''انصار اللہ'' بننے کے لیے اس کتاب کے ذریعے علم وفہم دین اور اس کے بنیادی مطالبات کو ہم سمجھنے کی کوشش کریں۔ کتاب کے آغاز میں قرآن مجید کی چار آیات (کے ذریعے دین، فہم دین، اقامت دین اور غلبہ دین) نشانات منزل کی طرف رہنمائی کر رہی ہیں۔ قرآن مجید متقین کے لیے بھی اور پوری نوع انسانیت کے لیے بھی کتاب ہدایت ہے۔ اس لیے تیرہ آیات کو ''قرآن بزبان قرآن'' کا عنوان دے کر اس کے مقام کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر فضائل قرآن کے عنوان کے تحت ایک سو پینسٹھ احادیث مع ترجمہ وحوالہ جات درج ہیں۔ عنوانات کو ''فقہ الحدیث'' یا حدیث کی مختصر اور جامع شرح سمجھا جائے تاہم فضائل قرآن، فہم

قرآن آنحضرت ﷺ کا تعلق بالقرآن، صحابہ کرام اور قرآن، غلبہ اسلام، حلقات قرآنیہ، قرآن کتنی مدت میں پڑھا جائے، قرآن وحدیث کا باہمی تعلق کتاب کے بڑے بڑے عنوانات ہیں۔ اسی طرح چند سورتوں اور آیات کے فضائل، نمازوں میں اور نمازوں کے بعد قرآن مجید کی سورتوں اور آیات کی تلاوت، سونے سے پہلے اور روزمرہ کی بطور ورد و وظائف تلاوت اور فہم قرآن کے حلقات واجتماعات کی فضیلت بھی کتاب کے اہم مباحث ہیں۔ اس کے بعد قرآن مجید کی مختلف مقامات سے اٹھاسی آیات کا انتخاب پیش کیا گیا ہے جس میں علم وفہم کتاب کی اہمیت وضرورت، اور فضیلت کے ساتھ علم وفہم کتاب کو غلبہ دین کا بنیادی سبب ثابت کیا گیا ہے اور اس کی مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً حضرت سلیمان اور حضرت یوسف علیہما السلام اور ذوالقرنین کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں سولہ ایسی احادیث کا گلدستہ قارئین کو پیش کیا گیا ہے کہ قارئ کتاب یہ احادیث پڑھ کر علم وفہم دین کے لیے کمربستہ ہو جائیں اور اس کے لیے روزمرہ کا نصاب نبوی ﷺ کو اختیار کرنے کے لیے پرعزم ہو جائے۔

قارئین کرام! میں آپ کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے اس کتاب کو علم کتاب وسنت حاصل کرنے اور فہم دین کا ذریعہ بنا دے اور آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو میرے گناہوں کی بخشش کا وسیلہ بنا دے اور آخرت میں میری نجات کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

اس دعا سے کتاب کو پڑھنے کا آغاز کیجیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَافِعاً، وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً۔ (صحیح ابن ماجہ ۱/۱۵۲)

"اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور پاکیزہ رزق اور قبول کیے گئے عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

فاروق احمد

مسعود آباد کالونی

۱۶ جولائی۔۲۰۱۱

فہمِ دین اور اس کے بنیادی مطالبات

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسانیت کو پیدا کر کے انہیں زندگی گزارنے کے لئے مکمل نظامِ حیات عطا فرمایا ہے جس کو ''الدین'' کے نام سے موسوم فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ﴾ (آل عمران:۳:۱۹)

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔'' مزید فرمایا

﴿إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (البقرہ:۲:۱۳۲)

''اللہ نے تمہارے لئے یہی دین پسند کیا ہے لہٰذا مرتے دم تک مسلم ہی رہنا۔''

پھر ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْآ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ (التوبہ:۹:۱۲۲)

''اور یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ اہل ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے، مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تاکہ وہ (غیر مسلمانہ روش سے) پرہیز کرتے۔''

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا بنیادی مقصد بھی وہی قرار دیا گیا جو دیگر انبیاء علیہم السلام کا تھا۔ مثلاً:

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ إِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى أَنْ أَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ إِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ إِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ﴾

(الشوریٰ:۴۲:۱۳)

''اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوحؑ کو دیا تھا، اور جسے (اے محمدؐ) اب تمہاری طرف ہم نے وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے، اور جس کی

ہدایت ہم ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دے چکے ہیں، اس تاکید کے ساتھ کہ قائم کرو اس دین کو اور اس میں متفرق نہ ہو جاؤ یہی بات ان مشرکین کو سخت ناگوار ہوئی ہے جس کی طرف (اے محمدؐ) تم انھیں دعوت دے رہے ہو۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنا کر لیتا ہے، اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔"

اقامتِ دین کے اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مامور فرما کر ارشاد فرمایا کہ دینِ حق کو تمام ادیان پر غالب کر دینا آپ کا مقصد بعثت قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبہ:۹:۳۳)

"وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے پوری جنس دین پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔"

فہم دین کا تمام تر دارومدار قرآن وحدیث پر ہے اور ہر مسلمان مرد وعورت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اگر رسوخ فی العلم حاصل نہیں کر سکتا تو کم از کم اتنا فہم دین ضرور حاصل کرے جس سے دینِ اسلام کے بنیادی عقائد وعبادات اور مسائل سے واقف ہو جائے۔ لہٰذا قرآن اور شارح قرآن کے ارشادات وفرمودات میں سے کچھ انتخاب پیش کیا جا رہا ہے تا کہ فہم دین تک رسائی کے لئے راستے کھلیں اور ہم مسلمان کم از کم اس کے بنیادی تقاضے پورے کر سکیں۔

قرآن بزبان قرآن:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (البقرہ:۲:۱۲۱)

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس (قرآن) پر سچے دل سے ایمان لے آتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کریں، وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔"

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ

أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (البقرۃ۲:۱۸۵)

''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے، اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔ اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا۔ اس لیے یہ طریقہ تمہیں بتایا جارہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔''

﴿فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا﴾ (النسآء۴:۱۷۳)

''اس وقت وہ لوگ جنھوں نے ایمان لا کر نیک طرزِ عمل اختیار کیا ہے اپنے اجر پورے پورے پائیں گے اور اللہ اپنے فضل سے ان کو مزید اجر عطا فرمائے گا اور جن لوگوں نے بندگی کو عار سمجھا اور تکبر کیا ہے ان کو اللہ دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا جن جن کی سرپرستی و مددگاری پر وہ بھروسہ رکھتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی وہ وہاں نہ پائیں گے۔''

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الاعراف۷:۲۰۴)

جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے۔''

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾ (یونس۱۰:۵۷۔۵۸)

''لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کرلیں ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔ اے نبیؐ، کہو کہ ''یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی

منانی چاہیے، یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔''

﴿الٓر كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾ (ابراہیم:۱:۱۴)

''ا۔ل۔ر، اے محمدؐ، یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ، ان کے رب کی توفیق سے، اس خدا کے راستے پر جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔''

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾ (الحجر:۱۵:۸۷)

''ہم نے تم کو سات ایسی آیات دے رکھی ہیں جو بار بار دہرائی جانے کے لائق ہیں اور تمہیں قرآن عظیم عطا کیا ہے۔''

﴿إِنَّ هَـذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْراً كَبِيراً﴾ (بنی اسرائیل:۱۷:۹)

''حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انھیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔''

﴿أَقِمِ الصَّلوٰةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۱۷:۷۸)

''نماز قائم کرو زوالِ آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التزام کرو کیونکہ قرآن فجر مشہود ہوتا ہے۔''

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلاَ يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إَلاَّ خَسَاراً﴾

(بنی اسرائیل:۱۷:۸۲)

''ہم اس قرآن کے سلسلۂ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے، مگر ظالموں کے لیے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔''

﴿وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوراً﴾ (الفرقان:۲۵:۳۰)

''اور رسولؐ کہے گا کہ اے میرے رب، میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو نشانۂ تضحیک بنالیا تھا۔''

﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيداً عَلَى

هٰۤؤُلَآءِ وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً وَّبُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ﴾
(النحل ۱۶:۸۹)

''اے نبیؐ انہیں اس دن سے خبردار کردو) جب کہ ہم ہر امت میں خود اسی کے اندر سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے جو اس کے مقابلہ میں شہادت دے گا، اور ان لوگوں کے مقابلے میں شہادت دینے کے لیے ہم تمہیں لائیں گے اور (یہ اسی شہادت کی تیاری ہے) کہ ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کر دی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت ورحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا ہے۔''

''قرآن بزبانِ قرآن'' ایک طویل موضوع ہے اس کا احاطہ کرنا یہاں مطلوب نہیں ہے۔ اختصار کے ساتھ یہ بتانا مطلوب ہے کہ یہ کتاب ہدایت کی کتاب ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی فضیلت میں بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے اور پھر بعض سورتوں اور آیات کے فضائل کو بھی بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ قرآن مجید سارا کا سارا پڑھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ آپؐ پورے قرآن کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور اس کو سنا بھی کرتے تھے بعض سُوَر آیات کو روزانہ پڑھنا بھی آپ کا معمول مبارک تھا اور پھر کچھ سورتوں کے بارے میں یہ تصریحات موجود ہیں کہ ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نمازوں میں تلاوت فرمایا کرتے تھے ______ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوۂ حسنہ کو اپناتے ہوئے صحابہؓ کرام کا بھی یہی عمل تھا بعض احادیث اس بات پر شاہد ہیں کہ صحابہ کرامؓ قرآن مجید کی اتنی کثرت سے تلاوت فرمایا کرتے کہ آپ کو یہ پابندی لگانا پڑی کہ اتنی مدت میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کی جائے اور پھر بڑی تفصیل سے آپؐ نے آداب تلاوت کو بیان فرمایا ____ آیئے اس حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشادات فرمائے ہیں یہاں چند احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔

(۱) فضائلِ قرآن، حدیث کی روشنی میں

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ''کتاب فضائل القرآن'' میں پچاسی احادیث کا ایک اہم ذخیرہ جمع کر دیا ہے جس کا مطالعہ طالبان علم کے لئے از حد ضروری ہے۔ ہم یہاں صحیح بخاری و دیگر کتب احادیث سے چند احادیث کا انتخاب پیش کر رہے ہیں جو موضوعاتی ترتیب سے درج ذیل ہے

قرآن مجید تلاوت کرنے والے مومن کی مثال

۱۔ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ لَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا) (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۲۰۔مزید دیکھئے احادیث نمبر:۵۰۵۹۔۵۴۲۷۔۵۵۶۰)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس مومن کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے سنگترے کی سی ہے جس کا مزا بھی لذیذ ہوتا ہے اور جس کی خوشبو بھی بہترین ہوتی ہے اور جو (مومن) قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزا تو عمدہ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی اور اس بدکار (منافق) کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے ریحانہ کی سی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے اور اس بدکار کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا اندرائن کی سی ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔

کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت ہے:

حضرت طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ:

۲۔ أَوْصَى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۲۲۔مزید دیکھئے حدیث نمبر:۲۷۴۰)

نبی کریم ﷺ نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے عرض کیا پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض کی گئی کہ مسلمانوں کو تو وصیت کا حکم ہے اور خود آنحضرت ﷺ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرتؐ نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت فرمائی تھی۔

قابل رشک دو آدمی ہیں:

۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ۔لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ.رَجُلٌ اٰتَاهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ،رَجُلٌ آتَاهُ الْمَالُ فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر۵۰۲۵۔مزید دیکھئے حدیث نمبر:۷۵۲۹۔صحیح مسلم احادیث نمبر:۱۸۹۴۔۱۸۹۵۔۱۸۹۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا رشک صرف دو انسانوں کے حق میں درست ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن (کے حفظ کی دولت) سے نوازا ہے وہ رات اور دن کے اوقات میں قیام میں اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اور دوسرا شخص جس کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا ہے پس وہ رات اور دن کے اوقات میں اس سے خرچ کرتا رہتا ہے۔

۴۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ:لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ:لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَاأُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ،فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ،فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَايَعْمَلُ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۲۶)

رشک تو بس دو ہی آدمیوں پر ہونا چاہیے ایک اس پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سن کر کہہ اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم قرآن ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا، اور وہ اسے حق کے لئے لٹا رہا ہے (اس کو دیکھ کر) دوسرا شخص کہہ اٹھتا ہے کہ کاش میرے پاس بھی اس کے جتنا مال ہوتا اور میں بھی اس کی طرح خرچ کرتا۔

فہم قرآن کا روزمرہ کا نصاب

۵۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِنِ الْجُهْنِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْخُذَنَا قَتَيْنِ كُومَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ بِغَيْرِ اِثْمٍ بِاللهِ وَلَاقَطْعِ رَحِمٍ؟ قَالُوْا: كُلُّنَا يَارَسُوْلَ اللهِ!قَالَ :اَفَلَا

يَغْدُوْاَحَدُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌلَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَاِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلَ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔

(سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۱۴۵۶)

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے جب کہ ہم صفہ میں تھے۔آپ نے فرمایا:"تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ بطحان یا عقیق وادی میں جائے اور وہاں سے موٹی تازی خوبصورت اونچے کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے اور اس میں کسی گناہ یا قطع رحمی کا مرتکب بھی نہ ہو۔" کہا:اے اللہ کے رسول!ہم سب یہ چاہتے ہیں آپ نے فرمایا:"تمہارا ہر روز مسجد جا کر کتاب اللہ سے دو آیتیں سیکھ لینا دو اونٹنیوں کے حصول سے بہتر ہے اگر تین آیتیں سیکھے تو تین اونٹنیوں سے بہتر ہے۔اسی طرح مزید آیتوں کی تعداد کے مطابق اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے والے سب سے بہتر ہے:

۶۔ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۲۷۔مزید دیکھئے حدیث نمبر:۵۰۲۸)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔

۷۔ عَنْ عُثْمَانَ بنِ عَفَّانَ! رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۰۲۸۔مزید دیکھئے حدیث نمبر ۵۰۲۷)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم سب میں افضل وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔

اس حدیث میں مزید یہ بھی ہے کہ"سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابو عبدالرحمٰن سلمی نے لوگوں کو حضرت عثمان کے زمانہ خلافت سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی۔وہ کہا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن پڑھانے کے لیے) بٹھا رکھا ہے۔

قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے اور یاد کرتے رہنا چاہیے:

۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّمَامَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَاذَهَبَتْ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۳۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اور وہ اس کی نگرانی رکھے گا تو وہ اسے روک سکے گا ورنہ وہ رسی تڑوا کر بھاگ جائے گا۔

۹۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (بِئْسَ مَالِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ:نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۳۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بہت برا ہے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ مجھے بھلا دیا گیا اور قرآن مجید کا پڑھنا جاری رکھو۔ کیونکہ انسانوں کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ کے بھاگنے سے بھی بڑھ کر ہے۔

۱۰۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۳۳)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرآن مجید کا پڑھتے رہنا لازم پکڑلو' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی تڑوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔

بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینا:

۱۱۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:اِنَّالَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ: قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ) :تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا:ابْنُ عَشْرِسِنِيْنَ وَقَدْ قَرَاْتُ الْمُحْكَمَ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۳۵۔ مزید دیکھئے ۵۰۳۶)

حضرت سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ جن سورتوں کو تم ''مفصل'' کہتے ہو (یعنی سورۃ الحجرات

سے والناس تک) وہ سب محکم ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب رسول کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے محکم سورتیں سب پڑھ لی تھیں۔

۱۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَمَعْتُ الْمُحْكَمُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ: الْمُفَصَّلُ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۳۶۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر:۵۰۳۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے محکم سورتیں اور رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں سب یاد کرلی تھیں میں نے پوچھا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں؟ کہا کہ "مفصل"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تلاوت قرآن:

۱۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِاَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْآنَ۔ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۴۹۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ خیر خیرات کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت کی تو کوئی حد ہی نہیں تھی کیونکہ رمضان کے مہینوں میں حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے آ کر ہر رات ملتے تھے یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا وہ ان راتوں میں آنحضرتؐ کے ساتھ قرآن مجید کا دورہ کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس زمانہ میں آنحضرتؐ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے۔

۱۴۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ جِبْرِيْلُ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۴۹۹۸۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر:۲۰۴۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر

سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دورہ کیا کرتے تھے لیکن جس سال آنحضرتؐ کی وفات ہوئی اس میں انہوں نے آنحضرتؐ کے ساتھ دومرتبہ دورہ کیا۔ آنحضرتؐ ہر سال دس دن کا اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

قرآن مجید اور صحابہ کرامؓ

۱۵۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: (خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر: ۴۹۹۹۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر: ۳۷۵۸)

حضرت مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ قرآن مجید کو چار اصحاب سے حاصل کرو جو عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور ابی بن کعب ہیں۔

۱۶۔ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ أَنِّيْ مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ قَالَ شَقِيْقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُوْلُوْنَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۰۰)

اللہ کی قسم میں نے کچھ اوپر ستر سورتیں خود رسول کریمؐ کی زبان مبارک سے سن کر حاصل کی ہیں۔ اللہ کی قسم حضور اکرمؐ کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن مجید کا جاننے والا ہوں حالانکہ میں ان سے بہتر نہیں ہوں۔ شقیق نے بیان کیا کہ پھر مجلس میں بیٹھا تا کہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ کیا کہتے ہیں لیکن میں نے کسی سے اس بات کی تردید نہیں سنی۔

۱۷۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيْمَنْ أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ

اِلَیْہِ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۰۲)

حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی ہے اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور اگر مجھے خبر ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا جاننے والا ہے اور اونٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی ان کا گھر بہت دور ہے) تب بھی میں سفر کر کے اس کے پاس جا کر اس سے اس علم کو حاصل کروں گا۔

۱۸۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۰۳۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر:۳۸۱۰)

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قرآن کو کن لوگوں نے جمع کیا تھا انہوں نے بتلایا کہ چار صحابیوں نے یہ چاروں قبیلہ انصار سے ہیں۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید۔

۱۹۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ: وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۰۴۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر:۳۸۱۰)

نبی کریم ﷺ کی وفات تک قرآن مجید کو چار صحابیوں کے سوا اور کسی نے جمع نہیں کیا تھا۔ ابو درداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابوزید کے وارث ہم ہوئے ہیں۔

قرآن مجید کو یاد رکھنے کے لئے قیام الیل ضروری ہے:

۲۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ...... وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِنْ لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ۔

(صحیح مسلم کتاب قراۃ القرآن حدیث نمبر:۱۸۴۰۔ مزید دیکھئے سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۷۸۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ "قرآن یاد کرنے والا جب اٹھ کر رات اور دن کو پڑھتا رہتا ہے تو اسے یاد رکھتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہا تو اسے بھول گیا۔"

علوم قرآن کے ماہر کا مقام و مرتبہ:

۲۱۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر: ۱۸۶۲۔ مزید دیکھئے صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۹۳۹ وسنن ابوداود ۱۴۵۴ و جامع الترمذی ۲۹۰۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی قرآن مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو معزز اور بزرگی والے ہیں اور جو قرآن مجید اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

۲۲۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیٍّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِیْ لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِیْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَیٌّ یَبْكِیْ۔ (صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر: ۱۸۶۴ و ۹۲۶۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن مجید پڑھ کر سناؤں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لے کر مجھے فرمایا ہے۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ یہ سن کر (مارے خوشی کے) رونے لگ پڑے۔

۲۳۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ ﴿لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا﴾ قَالَ وَسَمَّانِیْ لَكَ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكٰی۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر: ۱۸۶۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ سورت کی تجھ پر تلاوت کروں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا (یہ سن کر) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوشی سے رو پڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سننا پسند کرتے تھے:

۲۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّي اَشْتَهِي اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ النِّسَآءَ حَتّٰى اِذَابَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ (النساء۴:۴۱) رَفَعْتُ رَاْسِي اَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَاْسِي فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهُ تَسِيْلُ۔ (صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر:۱۸۶۷۔ مزید دیکھیے صحیح بخاری احادیث نمبر ۴۵۷۲۔ ۵۰۴۹، ۵۰۵۰، ۵۰۵۶، ۵۰۵۵ و سنن ابی داود حدیث نمبر ۳۶۶۸ و جامع الترمذی ۳۰۲۴ و ۳۰۲۵)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ قرآن تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے قرآن مجید سنوں۔ میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کردی یہاں تک کہ جب میں (اس آیت) فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا الایۃ پر پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا یا میرے بازو میں کسی نے چٹکی لی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسو جاری ہیں۔

۲۵۔ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَاَ عَلَيْهِ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ فَبَكٰى۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر:۱۸۶۹۔ مزید دیکھیے حدیث نمبر ۱۸۶۷)

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ قرآن تو آپ پر نازل کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے قرآن مجید سنوں، میں نے آپ کو سورۃ النساء کے شروع سے سنانا شروع کیا۔ جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ تو آپ رو پڑے۔

قرآن مجید کی روزانہ تین آیات سیکھنے کا ثواب:

۲۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر: ۱۸۷۲ وسنن ابن ماجہ ۳۷۸۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس جائے تو وہاں تین حاملہ اونٹنیاں موجود ہوں اور وہ بہت بڑی اور موٹی ہوں؟ ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں! آپ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی اپنی نماز میں تین آیات پڑھتا ہے وہ تین بڑی بڑی موٹی اونٹنیوں سے اس کے لیے بہتر ہے۔

۲۷۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (عَزَّ وَجَلَّ) خَيْرٌ لَّهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ؟

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر ۱۸۷۳ وسنن ابن ماجہ ۱۴۵۶)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال

میں تشریف لائے کہ ہم صفہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح بطحان کی طرف یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور بغیر کسی قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہان والی اونٹنیاں لے آئے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی صبح مسجد کی طرف نہیں جاتا کہ وہ اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کی دو آیتیں خود سیکھے یا سکھائے یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین، تین سے بہتر ہے اور چار، چار سے بہتر ہے۔ اسی طرح آیتوں کی تعداد اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے۔

سرفرازی وسربلندی کا ربانی نسخہ:

۲۸۔ عَنْ عَامِرِ ابْنِ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَعْمِلُهٗ عَلٰى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ فَقَالَ ابْنَ اَبْزٰى قَالَ وَمَنِ ابْنُ اَبْزٰى قَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِيْنَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ اِنَّهٗ قَارِئٌ لِكِتٰبِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّهٗ عَالِمٌ بِالْفَرَآئِضِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتٰبِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر: ۱۸۹۷۔ مزید دیکھیے سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۱۸)

حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبدالحارث نے حضرت عمرؓ سے عسفان میں ملاقات کی۔ حضرت عمرؓ نے انہیں مکہ کا امیر مقرر کرنے کا حکم دیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے مکہ میں کسے امیر بنایا ہے تو اس نے عرض کیا کہ ابن ابزیٰ کو۔ آپ نے پوچھا کہ ابزیٰ کون آدمی ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ ہمارے غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے ایک غلام کو ان کا امیر بنا دیا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کا قاری ہے اور اس کے احکامات پر عمل بھی کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسی کتاب (قرآن مجید) کے ذریعہ لوگوں کو سربلند کرتا ہے اور اس کے ذریعہ لوگوں کو پست وذلیل کرتا ہے۔

نماز میں تلاوتِ قرآن زیادہ افضل ہے:

۲۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ، وَالتَّسْبِيحِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ۔

(مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر: ۲۱۶۶ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا نماز کے علاوہ میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے افضل ہے اور نماز کے علاوہ میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے سے افضل ہے اور سبحان اللہ کہنا صدقہ کرنے سے افضل ہے اور صدقہ کرنا روزہ رکھنے سے افضل ہے اور روزہ دوزخ سے محفوظ کرنے والا ہے۔

تلاوتِ قرآن دل کا زنگ اتارنے کا تیر بہ ہدف نسخہ ہے:

۳۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ: كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ۔ (بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۱۶۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسا کہ لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے جب اس کو پانی لگے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! زنگ دور کرنے کا آلہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرنا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

حلقاتِ قرآنیہ اور قرآن کی تلاوت کا انعام:

۳۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسْتُ فِي عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟ قُلْنَا: كُنَّا نَسْتَمِعُ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ: فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ لَهُ فَقَالَ: وَابْشِرُوْا يَامَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ! بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَّذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ ۔ (سنن ابوداؤد بحوالہ مشکوۃ حدیث نمبر:۲۱۹۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں کمزور مہاجرین (اصحاب صفہ) میں بیٹھا ہوا تھا ان میں سے کچھ مہاجرین (بوجہ جسم پر) لباس نہ ہونے کے (دیگر) رفقاء کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک قاری تلاوت قرآنِ پاک کر رہا تھا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو قاری ادباً خاموش ہو گیا۔ آپؐ نے السلام علیکم کہا۔ پھر آپؐ نے دریافت کیا کہ تم کیا پڑھ رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا، ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت سن رہے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو بنایا جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود کو ان میں شامل کروں۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے بعد ازاں آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس طرح حلقہ بندی کر کے بیٹھیں چنانچہ وہ آپؐ کے سامنے حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اور ان کے چہرے آپؐ کے سامنے تھے۔ آپؐ نے فرمایا، اے غریب مہاجرین کی جماعت! تم خوش ہو جاؤ کہ قیامت کے دن تمہیں مکمل روشنی عطا ہو گی اور تم جنت میں مال دار لوگوں سے آدھا دن پہلے یعنی پانچ سو سال پہلے داخل ہو جاؤ گے۔

قرآن کی شب و روز تلاوت اور اس کی نشر و اشاعت:

۳۲۔ وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

(بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوۃ حدیث نمبر ۲۲۱۰)

حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ شخص صحابی رسول تھے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک کے حفاظ! تم قرآنِ پاک کو تکیہ نہ بناؤ بلکہ قرآن پاک کی دن رات صحیح انداز میں تلاوت کرو نیز قرآن پاک کو پھیلاؤ اور خوبصورت آواز کے ساتھ اس کی تلاوت کرو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو شائد کہ تم فلاح پا جاؤ اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب (آخرت میں بڑا) ہے۔

قرآن پڑھتے اور جنت کے بلند درجات کی طرف بڑھتے جاؤ:

۳۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۳۴ بحوالہ مسند احمد، جامع الترمذی، سنن ابوداود، و سنن نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک کے ساتھ وابستگی رکھنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ تم قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جنت کے درجات کی جانب بلند ہوتے جاؤ البتہ قرآنِ پاک کی تلاوت آہستہ آہستہ کرنا جیسا کہ تم دنیا میں آہستہ آہستہ کرتے تھے۔ تمہارا مقام وہ ہے جہاں تم اپنی آخری آیت کی تلاوت کرو گے۔

جس شخص کے دل میں قرآن پاک نہ ہو وہ بے آباد گھر کی مانند ہے:

۳۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۳۵ بحوالہ جامع الترمذی، و سنن دارمی۔ سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۱۴۶۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے دل میں قرآن پاک سے کچھ حصہ نہیں ہے وہ بے آباد گھر کی مانند ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت پورے اہتمام کے ساتھ سننا:

۳۵۔ عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ: اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى أَتَيْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ: حَسْبُكَ الْآنَ

فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۵۰۔مزید دیکھئے حدیث نمبر:۴۵۸۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں سناؤ۔چنانچہ میں نے سورہ نساء پڑھی جب میں آیت فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا پر پہنچا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب بس کرو۔میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنحضرت ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

قرآن مجید کی تلاوت کب تک کی جائے:

۳۶۔ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۶۰۔مزید دیکھئے احادیث نمبر:۵۰۶۱۔۷۳۶۴۔۷۳۶۵)

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے، جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔

کتنی مدت میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنی چاہیے:

۳۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُذْ أَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الْقَنِي بِهِ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ؟ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: وَكَيْفَ تَخْتِمُ؟ قَالَ: كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ: صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَاكَ أَنِّي

كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ وَأَكْثَرُهُمْ عَلَى سَبْعٍ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۵۲۔مزید دیکھئے حدیث نمبر:۱۱۳۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میرے والد عمرو بن العاصؓ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت (ام محمد بنت محمیہ) سے کر دیا تھا اور ہمیشہ اس کی خبر گیری کرتے رہتے تھے اور ان سے بار بار اس کے شوہر (یعنی خودان) کے متعلق پوچھتے رہتے تھے۔ میری بیوی کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے۔ البتہ جب سے میں ان کے نکاح میں آئی ہوں انہوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا نہ میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ ڈالا جب بہت دن اسی طرح ہو گئے تو والد صاحب نے مجبور ہو کر اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اس کے بعد آنحضرت ﷺ سے ملا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ روزانہ پھر دریافت فرمایا قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہر رات۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھو اور قرآن ایک مہینے میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر دو دن بلا روزے کے رہو اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے، یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ۔ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کاش میں نے آنحضرت ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی کیونکہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ حجاج نے کہا کہ آپ اپنے گھر کے کسی آدمی کو قرآن مجید کا ساتواں حصہ یعنی ایک منزل دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ رات کے وقت پڑھتے اسے پہلے دن میں سنا رکھتے تاکہ رات کے وقت آسانی سے پڑھ سکیں اور جب (قوت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے اور) قوت حاصل کرنا چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھتے اور ان دنوں

کو شمار کرتے اور پھر اتنے ہی دن ایک ساتھ روزہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے وعدہ کر لیا ہے (ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا) اس میں سے کچھ بھی چھوڑیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن میں اور بعض نے پانچ دن میں لیکن اکثر نے سات راتوں میں ختم کی حدیث روایت کی ہے۔

۳۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قُلْتُ: اِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتّٰى قَالَ: فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۵۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہر مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو میں نے عرض کیا مجھ کو تو زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا سات راتوں میں ختم کیا کر اس سے زیادہ مت پڑھ۔

۳۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ "اِقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ" قَالَ اِنِّي اَجِدُ قُوَّةً، قَالَ اقْرَأْ فِي عِشْرِيْنَ" قَالَ اِنِّي اَجِدُ قُوَّةً۔ قَالَ اِقْرَأْ فِي خَمْسَ عَشَرَةَ قَالَ اِنِّي اَجِدُ قُوَّةً قَالَ "اِقْرَأْ فِي عَشْرٍ"۔ قَالَ اِنِّي اَجِدُ قُوَّةً. قَالَ اقْرَأْ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِيْدَنَّ عَلَى ذٰلِكَ"

(سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۱۳۸۸۔ مزید دیکھئے صحیح بخاری ۵۰۵۴ و صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۱۵۹)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کرو۔ انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپؐ نے فرمایا بیس دنوں میں ختم کیا کرو کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا پندرہ دنوں میں ختم کیا کرو۔ انہوں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا دس دنوں میں ختم کیا کرو۔ کہا مجھے اس سے بھی زیادہ کی ہمت ہے۔ فرمایا سات دنوں میں ختم کیا کرو۔ اس سے کم ہرگز نہ کرنا۔

۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ فَنَاقَصَنِي وَنَاقَصْتُهُ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا۔ (سنن ابوداؤد۔ حدیث ۱۳۸۹ و مسند احمد ۲/۱۶۲، ۲۱۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ہر

مہینے کے تین روزے رکھو اور ایک مہینے میں قرآن پڑھو آپؐ مجھ سے کمی کرواتے رہے اور میں کمی کرتا رہا۔ بالآخر آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔

۴۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ فِيْ شَهْرٍ؟ قَالَ إِنِّيْ أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ رَدَّ الْكَلَامَ أَبُوْ مُوْسٰى وَ تَنَاقَصَهُ حَتّٰى قَالَ اِقْرَأْهُ فِيْ سَبْعٍ" ۔قَالَ إِنِّيْ أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ۔ قَالَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ (سنن ابوداود حدیث نمبر ۱۳۹۰، سنن ابن ماجہ ۱۳۴۷ و جامع الترمذی: ۲۹۴۹)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھوں۔ آپؐ نے فرمایا ایک مہینے میں۔ انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ابوموسیٰ (ابن مثنیٰ) نے یہ جملہ بار بار دھرایا۔ یعنی انہوں نے اس کی مدت میں کمی چاہی بالآخر آپؐ نے فرمایا سات دنوں میں پڑھو۔ انہوں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔

۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِيْ شَهْرٍ" قَالَ إِنَّ بِيْ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْهُ فِيْ ثَلَاثٍ) (سنن ابوداود ۱۳۹۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن ایک مہینے میں پڑھا کرو انہوں نے کہا کہ مجھ میں (اس سے زیادہ کی) طاقت ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسے تین رز میں مکمل کیا کرو۔

۴۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

(سنن ابوداود ۱۳۹۴، جامع الترمذی ۲۹۴۹ سنن ابن ماجہ ۱۳۴۷)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔

۴۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ؟ قَالَ فِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ فِيْ شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ فِيْ عِشْرِيْنَ ثُمَّ قَالَ فِيْ خَمْسَ عَشْرَ ثُمَّ قَالَ فِيْ عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ فِيْ سَبْعٍ لَمْ يُنْزِلْ مِنْ سَبْعٍ۔

(سنن ابوداود حدیث نمبر ۱۳۹۵ جامع الترمذی ۲۹۴۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کتنے دن میں قرآن پڑھا جائے، آپؐ نے فرمایا "چالیس دنوں میں پھر فرمایا ایک مہینے میں پھر کہا بیس دنوں میں پھر کہا پندرہ دنوں میں پھر کہا دس دنوں میں پھر کہا سات دنوں میں اور سات سے کم نہیں کیا۔

قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف مد و شد کے ساتھ پڑھنا چاہیے:

۴۵۔ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: غَدَوْنَا عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَۃَ فَقَالَ ھَذًّا کَھَذِّ الشِّعْرِ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَائَۃَ وَاِنِّی لَاَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِی کَانَ یَقْرَأُبِھِنَّ النَّبِیُّ ﷺ ثَمَانِیَ عَشْرَۃَ سُوْرَۃً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُوْرَتَیْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ۔

حضرت ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ہم ان کی خدمت میں صبح سویرے حاضر ہوئے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا کہ رات میں نے (تمام) مفصل سورتیں پڑھ ڈالیں۔ اس پر عبداللہ بن مسعودؓ بولے جیسے اشعار جلدی جلدی پڑھتے ہیں تم نے ویسے ہی پڑھ لی ہوں گی۔ ہم نے قرأت سنی ہے اور مجھے وہ جوڑ والی سورتیں بھی یاد ہیں جن کو ملا کر نمازوں میں نبی کریم ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ یہ اٹھارہ سورتیں مفصل کی ہیں اور وہ دو سورتیں جن کے شروع میں حٰمٓ ہے۔

۴۶۔ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ قِرَاءَۃِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: کَانَ یَمُدُّ مَدًّا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۴۵)

حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی تلاوت قرآن مجید کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بتلایا کہ آنحضور ﷺ ان الفاظ کو کھینچ کر پڑھتے تھے جن میں مد ہوتا تھا۔

۴۷۔ سُئِلَ اَنَسٌ کَیْفَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: کَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمُدُّ بِسْمِ اللّٰہِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۴۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قرات کیسی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ، پھر آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ (میں اللہ کی لام) کو مد کے ساتھ پڑھتے "الرحمٰن" (میں میم) کو مد کے ساتھ پڑھتے اور "الرحیم" میں

حاءکو) مد کے ساتھ پڑھتے۔

کلام نبوت دراصل تفسیر قرآن ہے:

۴۸۔ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ: لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَانَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰه الآيَةَ الَّتِي فِي ﴿لَااُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِلَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْآنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ فَاِذَا اَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ (ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَابَيَانَهٗ﴾ قَالَ: اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ نُبَيِّنَهٗ بِلِسَانِكَ قَالَ: وَكَانَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اَطْرَقَ فَاِذَا ذَهَبَ قَرَاَهٗ كَمَاوَعَدَهُ اللّٰهُ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۴۴۔مزید دیکھئے حدیث نمبر:۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان کو نہ ہلایا کریں۔ بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول کریم ﷺ اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے۔اس کی وجہ سے آپ کے لئے وحی یاد کرنے میں بہت بار پڑتا تھا اور یہ آپ کے چہرے سے بھی ظاہر ہو جاتا تھا۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جو سورہ ''لَااُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ'' میں ہے، نازل کی کہ آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان کو نہ ہلایا کریں یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھوانا تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے پیچھے پیچھے پڑھا کریں پھر آپ کی زبان سے اس کی تفسیر بیان کرا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے راوی نے بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب واپس جاتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے آپ سے یاد کروانے کا وعدہ کیا تھا کہ تیرے دل میں جما دینا اس کو پڑھا دینا ہمارا کام ہے پھر آپ اس کے موافق پڑھتے۔

فریضۂ فہم قرآن:

۴۹۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ وَاللّٰهُ الَّذِيْ لَااِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّااَنَا اَعْلَمُ اَيْنَ اُنْزِلَتْ وَلَا اُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنَااَعْلَمُ فِيْمَنْ اُنْزِلَتْ ،وَلَو اَعْلَمُ اَحَداً اَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ

اِلَيْهِ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۰۲)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی ہے اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی، اور اگر مجھے خبر ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا جاننے والا ہے اور اونٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی ان کا گھر بہت دور ہے) تب بھی میں سفر کر کے اس کے پاس جا کر اس سے اس علم کو حاصل کروں گا۔

۵۰۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَأُوْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَ قَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَ مَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ"

(جامع الترمذی۔ سنن نسائی، سنن ابن ماجہ بحوالہ حدیث نمبر مشکوۃ ۲۱۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرو (اس کے بعد تلاوت کرتے رہو) یاد رکھو! قرآن پاک کی مثال، جب کوئی شخص اس کی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے اور ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلی کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے اسکی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی (پھر وہ غافل ہو گیا) سو یا رہا حالانکہ قرآن پاک اس کے دل میں اس تھیلے کی مانند ہے جس میں کستوری بھری ہے (لیکن) اس کا منہ (رسی کے ساتھ) باندھ دیا گیا ہے۔

(مشکوۃ حدیث نمبر:۲۱۴۳ بحوالہ جامع الترمذی وسنن نسائی، وسنن ابن ماجہ)

قرآن مجید خوبصورت آواز میں پڑھنا چاہیے:

۵۱۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِلنَّبِیِّ اَنْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهٗ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِهٖ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۲۳ مع ترجمہ۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر:۷۴۸۲۔۷۵۴۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ نے کوئی چیز اتنی

توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے نبی کریم ﷺ کا قرآن بہترین آواز کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا ایک دوست عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کہتا تھا کہ اس حدیث میں یتغنی بالقرآن سے یہ مراد ہے کہ اچھی آواز سے اسے پکار کر پڑھے۔

۵۲۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِی ﷺ قَالَ:مَا اَذِنَ لِلنَّبِی ﷺ اَن یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْیَانُ تَفْسِیرُهُ یَسْتَغْنِی بِهِ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اپنے نبی کریم ﷺ کو بہترین آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھتے سنا ہے، سفیان بن عینیہ نے کہا یتغنی سے یہ مراد ہے کہ قرآن پر قناعت کرے۔

۵۳۔ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عازب قال:قال رسول اللّٰه: زَیِّنُوا الْقُرْآن باصواتکم۔

(سنن ابوداود حدیث نمبر:۱۴۶۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو۔

۵۴۔ نْ سَعِیدِ بْنِ اَبِی سَعِیدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔ (سنن ابوداود حدیث نمبر۱۴۶۹)

حضرت سعید بن ابی سعید نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔"

۵۵۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَااَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَااَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ یَجْهَرُبِهِ۔ (سنن ابوداود حدیث نمبر۱۴۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کسی چیز کو اس قدر کان لگا کر نہیں سنتا جتنا کہ کسی خوش الحان نبی کے بلند آواز سے قرآن پڑھنے پر کان لگاتا ہے۔

☆ چند سورتوں کے فضائل............سورۃ فاتحہ کی فضیلت:

۵۶۔ عَنْ اَبِی سَعِیدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ: کُنْتُ اُصَلِّی فَدَعَانِی النَّبِیُّ ﷺ فَلَمْ اُجِبْهُ قُلْتُ:یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی کُنْتُ اُصَلِّی قَالَ: اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ ﴿ اسْتَجِیبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ

إِذَا دَعَاكُمْ﴾ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۰۶۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر: ۴۴۷۴۔۴۶۴۷۔۴۷۰۳)

حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز میں مشغول تھا تو رسول کریم ﷺ نے مجھے بلایا اس لئے میں کوئی جواب نہیں دے سکا پھر میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں فرمایا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جب تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر فوراً اللہ ورسول کے لئے لبیک کہا کرو۔ پھر آپ نے فرمایا مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورت میں تمہیں کیوں نہ سکھادوں۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ مسجد کے باہر نکلنے سے پہلے آپ مجھے قرآن کی سب سے بڑی سورت بتائیں گے۔آپ نے فرمایا کہ ہاں وہ سورت "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" ہے یہی وہ سات آیات ہیں جو (ہر نماز میں) بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہی وہ "قرآن عظیم" ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

۵۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيَبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَاكُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ فَأَمَرَ لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا: فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً أَكُنْتَ تَرْقِي قَالَ: مَارَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ قُلْنَا: لَاتُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْنَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۰۷۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر: ۲۲۷۶)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک فوجی سفر میں تھے (رات میں) ہم نے ایک قبیلہ کے نزدیک پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لونڈی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں، کیا تم میں کوئی بچھو کا جھاڑ پھونک

کرنے والا ہے؟ ایک صحابی (خود ابوسعید) اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے، ہم کو معلوم تھا کہ وہ جھاڑ پھونک نہیں جانتے لیکن انہوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو اسے صحت ہو گئی۔ اس نے اس کے شکرانے میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ جھاڑ پھونک کر کے واپس آئے تو ہم نے ان سے پوچھا کیا تم واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے تو صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تھا۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول کریم ﷺ سے اس کے متعلق نہ پوچھ لیں ان بکریوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو۔ چنانچہ ہم نے مدینہ پہنچ کر آنحضور ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ انہوں نے کیسے جانا کہ سورہ فاتحہ منتر بھی ہے۔ جاؤ یہ مال حلال ہے اسے تقسیم کر لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگانا۔

۵۸۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِیْنَ، فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۴۴۷۵۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر:۷۸۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام (غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا ملائکہ کے کہنے کے ساتھ ہو جائے اس کی تمام پچھلی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔

۵۹۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ: کَیْفَ تَقْرَاُ فِی الصَّلَاةِ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِی التَّوْرَاةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُعْطِیْتُهٗ۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر:۱۸۷۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعبؓ سے کہا کہ تو نماز میں کیا تلاوت کرتا ہے؟ اس نے سورت فاتحہ تلاوت کی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک میں اس جیسی سورت نازل نہیں ہوئی ہے بلاشبہ اس سورت کی سات آیات ہیں جن کی بار بار تلاوت ہوتی ہے اور "قرآن عظیم"

ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

۶۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ اُمُّ الْقُرْآنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيْ۔

(سنن ابوداود حدیث نمبر: ۱۴۵۷۔ مزید دیکھیے صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۷۰۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ ''ام القرآن ہے ام الکتاب اور السبع المثانی ہے۔''

۶۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى: اَنَّ النَّبِيَّ مَرَّبِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَدَعَاهُ قَالَ: فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُه، قَالَ: فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ: اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنْ اَوْفِي الْقُرْآنِ شَكَّ خَالِدٌ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلَكَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ الَّتِيْ اُوْتِيْتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ۔ (سنن ابوداود حدیث نمبر: ۱۴۵۸۔ مزید دیکھیے)

حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ پس آپ نے ان کو بلایا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی نماز مکمل کی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا: تم کو مجھے جواب دینے سے کیا چیز مانع ہوئی (حاضر کیوں نہیں ہوئے؟) انہوں نے کہا: میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کو جواب دو جب وہ تمہیں بلائیں ایسی چیز کی طرف جو تمہیں زندگی دے۔ جو وہ حکم دیں اس پر فوراً عمل پیرا ہو جاؤ پھر فرمایا: میں تمہیں مسجد سے جانے سے پہلے اعظم (افضل) سورت سکھاؤں گا۔'' خالد کو شک ہوا ہے کہ حدیث کے لفظ من القرآن ہیں یا فی القرآن پھر کچھ دیر گزری تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول: آپ نے فرمایا تھا...... آپ نے فرمایا...... وہ سورت (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) ہے یہ السبع المثانی) ہے جو مجھے دی گئی ہے اور القرآن العظیم ہے۔''

سورۃ البقرہ، آل عمران اور آیۃ الکرسی کی فضیلت:

۶۲۔ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ

سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی لَیْلَةٍ کَفَتَاہُ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۰۰۹۔حدیث نمبر:۴۰۰۸صحیح مسلم حدیث نمبر:۱۸۷۸اور حدیث نمبر:۱۸۸۰)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورہ بقرہ کی دو آخری آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

۶۳۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ: وَکَّلَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَکَاةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِی آتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْمِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَّ الْحَدِیْثَ فَقَالَ: اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ آیَةَ الْكُرْسِیِّ لَنْ یَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللّٰه حَافِظٌ وَلَا یَقْرَبُكَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَیْطَانٌ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۱۰۔مزید دیکھئے حدیث نمبر:۲۳۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے (کھجوریں) سمیٹنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر انہوں نے یہ پورا قصہ بیان کیا جو صدقہ فطر چرانے آیا تھا اس نے کہا کہ جب تم رات کو اپنے بستر پر سونے کے لئے جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، پھر صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے پاس بھی نہ آسکے گا۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات آپ سے بیان کی تو) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس نے تمہیں یہ ٹھیک بات بتائی ہے اگرچہ وہ بڑا جھوٹا ہے، وہ شیطان تھا۔

۶۴۔ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ قَالَ: بَیْنَمَا هُوَیَقْرَاُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوْطٌ عِنْدَهُ اِذْجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ الْفَرَسُ فَقَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَنَتْ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی مَایَرَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: اِقْرَاْ یَاابْنَ حُضَیْرٍ اقْرَاْ یَاابْنَ حُضَیْرٍ) قَالَ: فَاَشْفَقْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَیَحْیٰی وَكَانَ مِنْهَا قَرِیْبًا فَرَفَعْتُ رَاْسِی فَانْصَرَفْتُ اِلَیْهِ فَرَفَعْتُ رَاْسِی اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِیْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِیْ مَاذَاكَ؟ قَالَ: لَا۔ قَالَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْهَا

لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۱۸)

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت وہ سورہ بقرہ کی تلاوت کررہے تھے اوران کا گھوڑاان کے پاس ہی بندھاہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا توانہوں نے تلاوت بند کردی تو گھوڑابھی رک گیا۔ پھرانہوں نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔اس مرتبہ بھی جب انہوں نے تلاوت بند کی تو گھوڑا بھی خاموش ہوگیا۔تیسری مرتبہ انہوں نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑابھی خاموش ہوگیا۔تیسری مرتبہ انہوں نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ان کے بیٹے یحیٰ چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لئے اس سے ڈر سے کہ کہیں ان کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔انہوں نے تلاوت بند کردی اور بچے کو وہاں سے ہٹادیا پھراوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔صبح کے وقت یہ واقعہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے تلاوت بند نہ کرتے تو بہتر تھا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا میرے بچے یحیٰ کو نہ کچل ڈالے وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سراوپراٹھایا اور پھر یحیٰ کی طرف گیا۔پھر میں نے آسمان کی طرف سراٹھایا تو ایک چھتری سی نظر آئی جس میں روشن چراغ تھے۔پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو میں نے اسے نہیں دیکھا۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ نہیں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تمہاری آواز سننے کے لئے قریب ہورہے تھے۔اگر تم رات بھر پڑھتے رہتے تو صبح تک اورلوگ بھی انہیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے نہیں۔

۶۵۔ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ بَیْنَمَا ھُوَ لَیْلَۃً یَقْرَأُ فِی مِرْبَدِہٖ اِذْ جَالَتْ فَرَسُہٗ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اُخْرٰی فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا قَالَ اُسَیْدٌ فَخَشِیْتُ اَنْ تَطَأَ یَحْیٰی فَقُمْتُ اِلَیْھَا فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فَوْقَ رَأْسِیْ فِیْھَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاھَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا اَنَا الْبَارِحَۃَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ اَقْرَأُ فِیْ مِرْبَدِیْ اِذْ جَالَتْ فَرَسِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَأ ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَأ ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا خَشِيْتُ اَنْ تَطَاَهُ فَرَاَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر:۱۸۵۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنی کھجوروں کی کھلیان میں (قرآن مجید) پڑھ رہے تھے کہ ان کا گھوڑا بدکنے لگا۔ آپ نے پھر پڑھا وہ پھر بدکنے لگا۔ آپ نے پھر پڑھا وہ پھر بدکنے لگا۔ حضرت اسید کہتے ہیں کہ میں ڈرا کہ کہیں وہ یحیٰی کو کچل نہ ڈالے۔ میں اس کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان کی طرح میرے سر پر ہے۔ وہ چراغوں سے روشن ہے وہ اوپر کی طرف چڑھنے لگا یہاں تک کہ میں اسے پھر نہ دیکھ سکا صبح کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں رات کے وقت اپنے کھلیان میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا۔ وہ پھر اسی طرح بدکنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا۔ وہ پھر اسی طرح بدکنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہو۔ ابن حضیر کہتے ہیں کہ میں پڑھ کر فارغ ہوا تو یحیٰی اس کے قریب تھا۔ مجھے ڈر لگا کہ کہیں وہ اسے کچل نہ دے اور میں نے ایک سائبان کی طرح دیکھا کہ اس میں چراغ سے روشن تھے اور وہ اوپر کی طرف چڑھا یہاں تک کہ اسے میں نہ دیکھ سکا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے جو تمہارا قرآن سنتے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح لوگ ان کو دیکھتے اور وہ لوگوں سے پوشیدہ نہ ہوتے۔

۶۶۔ عَنْ اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهِ اِقْرَاُو الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا يَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَاءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر:۱۸۷۴)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا اور دو روشن سورتوں کو پڑھا کرو: سورۃ البقرہ اور سورۃ ال عمران کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے کہ دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے۔ سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

٦٧۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر: ١٨٧٦۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر ٢٦١٤ و جامع الترمذی حدیث نمبر ٢٨٨٥)

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن قرآن مجید اور ان لوگوں کو جو اس پر عمل کرنے والے تھے لایا جائے گا ان کے آگے سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران ہوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سورتوں کے لیے تین مثالیں ارشاد فرمائی ہیں جنہیں میں اب تک نہیں بھولا وہ اس طرح سے ہیں جس طرح کے دو بادل ہوں یا دو سیاہ سائبان ہوں اور ان دونوں کے درمیان روشنی ہو یا صف بندھی ہوئی پرندوں کی دو قطاریں ہوں وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی۔

٦٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ

الْكِتَابِ وَ خَوَاتِيمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر ۱۸۷۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اوپر سے ایک آواز سنی تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دروازہ آسمان کا ہے جسے صرف آج کے دن کھولا گیا اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا پھر اس سے ایک فرشتہ اترا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ فرشتہ جو زمین کی طرف اترا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا۔ اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا کہ آپ کو ان دونوروں کی خوشخبری ہو جو آپ کو دیئے گئے چونکہ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک سورۃ الفاتحہ اور دوسرے سورۃ البقرہ کی آخری آیات۔ آپ ان میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو اس کے مطابق دیا جائے گا۔

۶۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ: إِنَّهُ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُوْدُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ۔ قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ: حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ؟ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ

فَأَصْبَحَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا:وَمَافَعَلَ اَسِيرُكَ؟ قُلْتُ:زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ؟ قُلْتُ:لَا قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر:۲۱۲۳ بحوالہ صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ کی حفاظت پر مقرر فرمایا چنانچہ میرے پاس ایک شخص آیا وہ (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) کھجوریں اٹھانے لگ گیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیش کروں گا۔ اس نے (منت سماجت کرتے ہوئے) کہا میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر اہل وعیال (کے اخراجات) کی ذمہ داری ہے اور مجھے شدید ضرورت ہے۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات کا تیرا قیدی کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس نے اپنے حاجت مند ہونے اور کثرتِ عیال کا زوردار انداز میں شکوہ کیا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے آگاہ کیا، خبردار! اس نے تم سے جھوٹ کہا ہے اور وہ عنقریب پھر آئے گا (ابو ہریرہؓ نے کہا کہ) مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ عنقریب پھر آئے گا چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا اور وہ آیا اور کھجوروں (کے ڈھیر) سے (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تیرا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے (منت سماجت کرتے ہوئے) کہا میں تیرا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے منت سماجت کرتے ہوئے کہا مجھے چھوڑ دیں اس لئے کہ میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر اہل عیال کا بوجھ ہے، اب میں دوبارہ نہیں آؤں گا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا، اے ابو ہریرہ! تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول اس نے اپنی ضرورت مندی اور اہل وعیال کے بوجھ کا زوردار الفاظ میں ذکر کیا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھایا اور اس کو چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا، اس نے تیرے ساتھ جھوٹ کہا۔ ہے وہ عنقریب پھر آئے گا

چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور کھجوروں (کے ڈھیر) سے (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) اٹھانے لگا۔ میں نے اسے گرفتار کرلیا اور کہا کہ میں ضرور تیرا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ اب یہ تیسری بار اور آخری بار ہے، تم کہتے رہے کہ میں واپس نہیں آؤں گا لیکن تم پھر آتے رہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے تجھے فائدہ ہوگا جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو آیت الکرسی پڑھ، یہاں تک کہ ختم کرے اس کی تلاوت سے ہمیشہ تجھ پر اللہ کی جانب سے محافظ مقرر ہوگا اور صبح ہونے تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔ اس پر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا، تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا، اس نے مجھے کہا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھلاتا ہے جن کے پڑھنے سے مجھے اللہ فائدہ عطا کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا، اس نے تجھے سچی بات بتائی ہے، اگرچہ وہ جھوٹا ہے اور تجھے معلوم ہے کہ تین راتوں سے تیرا کس کے ساتھ رابطہ رہا ہے میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، وہ شیطان تھا۔

۷۰۔ وَعَنْ اَیْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْکَلَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ سُوْرَۃِ الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ قَالَ: فَاَیُّ آیَۃٍ فِی الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: آیَۃَ الْکُرْسِیِّ ﴿اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ قَالَ: فَاَیُّ آیَۃٍ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ! تُحِبُّ اَنْ تُصِیْبَکَ وَاُمَّتَکَ؟ قَالَ: خَاتِمَۃُ سُوْرَۃِ (الْبَقَرَۃِ) فَاِنَّھَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تَحْتِ عَرْشِہٖ اَعْطَاھَا ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ لَمْ تَتْرُکْ خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْہِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۶۹ بحوالہ دارمی)

حضرت اَیفَعْ بْنِ عَبْدِ الْکَلَاعِی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! قرآنِ پاک کی کون سی سورت زیادہ عظمت والی ہے؟ آپ نے فرمایا "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد" اس نے عرض کیا' قرآن پاک کی کون سی آیت زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، آیت الکرسی "اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے پیغمبر! کون سی آیت ہے جس کو آپؐ محبوب جانتے ہیں کہ وہ آپؐ کو اور آپؐ کی امت کو حاصل ہو (یعنی اس کی برکت حاصل ہو) آپؐ نے فرمایا، وہ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات ہیں، وہ اللہ کی رحمت کے خزانوں سے ہیں، اس کا نزول عرش کے

نیچے سے ہوا ہے، اللہ نے اس امت کو اس کا عطیہ دیا ہے اور یہ دنیا اور آخرت کی تمام برکتوں پر مشتمل ہے۔

۷۱۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ آخِرَ ﴿ آلِ عِمْرَانَ ﴾ فِیْ لَیْلَۃٍ کُتِبَ لَہٗ قِیَامُ لَیْلَۃٍ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۷۱ بحوالہ سنن دارمی)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے (سورت) آلِ عمران کی آخری آیات کی رات کے لمحات میں تلاوت کی تو اس کے لئے رات کا قیام ثبت ہو جاتا ہے۔

۷۲۔ وَعَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ ﴿ آلِ عِمْرَانَ ﴾ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلآئِکَۃُ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاھُمَا الدَّارِمِیُّ

حضرت مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن سورۃ آل عمران کی تلاوت کی، فرشتے رات بھر اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

۷۳۔ عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبَا الْمُنْذِرِ اَیُّ آیَۃٍ مَعَکَ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اَعْظَمُ؟ قَالَ قُلْتُ اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ قَالَ " اَبَا الْمُنْذِرِ اَیُّ آیَۃٍ مَعَکَ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اَعْظَمُ؟ " قَالَ قُلْتُ ﴿ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾ قَالَ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَ قَالَ ' لِیَھْنِ لَکَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ ! اَلْعِلْمُ)

(سنن ابو داؤد حدیث نمبر ۱۴۶۰ و صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۰۱۳)

حضرت ابی ابن کعبؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا " اے ابو منذر! تمہیں کتاب اللہ میں سے سب سے عظیم آیت کونسی یاد ہے؟ " میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں: آپ ﷺ نے (پھر) فرمایا " اے ابو منذر! تمہیں کتاب اللہ میں سے کونسی آیت یاد ہے جو سب سے اعظم ہو؟ " میں نے عرض کیا ﴿ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾ اس پر آپ ﷺ نے میرے سینے میں مارا اور فرمایا " اے ابو منذر! تمہیں علم مبارک ہو۔ "

سورۃ الکہف کی فضیلت:

۷۴۔ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: کَانَ رَجُلٌ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ وَاِلٰی جَانِبِہٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ

بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ)

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۱۱۔ مزید دیکھیے حدیث نمبر:۳۶۱۴)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صحابی (اسید بن حضیر) سورۂ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان کے ایک طرف ایک گھوڑا دو رسوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس وقت ایک ابر اوپر سے آیا اور نزدیک سے نزدیک تر ہونے لگا۔ ان کا گھوڑا اس کی وجہ سے بدکنے لگا۔ پھر صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (ابر کا ٹکڑا) سکینہ تھا جو قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اترا تھا۔

۷۵۔ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُوْرُ وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر:۱۸۵۶۔ مزید دیکھیے صحیح بخاری ۵۰۱۱)

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا کہ اچانک اس کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل اس کے گرد گھومنے لگا اور اس کے قریب ہونے لگا اور اس کا گھوڑا بدکنے لگا۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سکینہ ہے جو قرآن مجید کی وجہ سے نازل ہوا۔

۷۶۔ عَنِ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ وَسَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر ۱۸۵۷۔ مزید دیکھیے صحیح بخاری ۳۶۱۴ و جامع الترمذی ۲۸۸۵)

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا اور اس کے گھر میں ایک جانور تھا۔ اچانک وہ جانور بدکنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ ایک بادل نے اسے ڈھانپا ہوا ہے۔ اس آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھو کیونکہ یہ سکینہ ہے جو قرآن کی تلاوت کے وقت نازل ہوتی ہے۔

۷۷۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۸۸۳)

حضرت ابولدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد (حفظ) کرلے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ ثَلَاثَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۴۶ بحوالہ جامع الترمذی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے سورت کہف کی شروع کی تین آیات کی تلاوت کی وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

۷۹۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ ﴿الْکَهْفِ﴾ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۷۵ بحوالہ بیہقی فی الدعوات الکبیر)

حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کی تو اس کی روشنی دو جمعوں کے درمیان باقی رہتی ہے۔

سورۃ الفتح کی فضیلت:

۸۰۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَسِیْرُ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَسِیْرُ مَعَهٗ لَیْلًا فَسَاَلَهٗ عُمَرُ عَنْ شَیْءٍ فَلَمْ یُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ یُجِبْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ یُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کُلَّ ذٰلِكَ لَا یُجِیْبُكَ قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّکْتُ بَعِیْرِیْ حَتّٰی کُنْتُ اَمَامَ النَّاسِ وَخَشِیْتُ اَنْ یُّنْزَلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا یَصْرُخُ قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَّکُوْنَ نَزَلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ قَالَ: فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ: لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ

عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ: اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۱۲۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر:۴۱۷۷)

حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے وہ اپنے باپ حضرت اسلم نے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک سفر میں جا رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ تیسری مرتبہ پھر پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو کہا تیری ماں تجھ پر روئے تو نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ عاجزی سے سوال کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنی اونٹی کو دوڑایا اور لوگوں سے آگے ہو گیا (آپ کے برابر چلنا چھوڑ دیا) مجھے خوف تھا کہ کہیں اس حرکت پر میرے بارے میں کوئی آیت نازل نہ ہو جائے ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو پکار رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں کچھ وحی نازل ہو گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ میں رسول کریم کی خدمت میں آیا اور میں نے آپ کو سلام کیا (سلام کے جواب کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج نکلتا ہے پھر آپ نے سورہ ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ کی تلاوت فرمائی۔

۸۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ سُوْرَةَ الْفَتْحِ (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۳۴۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر:۴۲۸۱)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ سواری پر سورہ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۸۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهٖ اَوْجَمَلِهٖ وَهِيَ تَسِيْرُ بِهٖ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ اَوْمِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۴۷)

میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار ہو کر تلاوت کر رہے تھے۔ سواری چل رہی تھی اور آپ سورہ فتح پڑھ رہے تھے یا راوی نے یہ بیان کیا کہ سورہ فتح میں سے پڑھ رہے تھے نرمی اور آہستگی کے ساتھ قرأت کر رہے تھے اور آواز کو حلق میں دہراتے تھے۔

۸۳۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔ (سنن ابوداود حدیث نمبر: ۱۴۶۷)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ سواری پر سورہ الفتح پڑھ رہے تھے اور ترجیع سے پڑھ رہے تھے۔

سورۂ الرحمٰن کی فضیلت:

۸۴۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوْسٌ، وَعُرُوْسُ الْقُرْآنِ ﴿الرَّحْمٰنُ﴾

(بیہقی شعب الایمان بحوالہ مشکوۃ حدیث نمبر ۲۱۸۰)

حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ''ہر چیز کا حسن و جمال ہوتا ہے اور قرآن کا حسن جمال سورت رحمان ہے۔

سورۂ الواقعہ کی فضیلت:

۸۵۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ''مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ ﴿الْوَاقِعَةِ﴾ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا'' وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهٖ يَقْرَأْنَ بِهَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ۔ (بیہقی شعب الایمان بحوالہ مشکوۃ حدیث نمبر ۲۱۸۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہر رات سورت واقعہ کی تلاوت کی۔ وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔ اور حضرت ابن مسعود اپنی بیٹیوں کو حکم دیتے کہ وہ ہر رات اس کی تلاوت کیا کریں۔

سورۂ الاخلاص کی فضیلت:

۸۶۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا

فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۱۳۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر: ۶۶۴۳۔۷۳۷۴)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی (خود ابوسعید خدری) نے ایک دوسرے صحابی (قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ) اپنے ماں جائے بھائی کو دیکھا کہ وہ رات کو سورہ قل ھو اللہ بار بار پڑھ رہے ہیں صبح ہوئی تو وہ صحابی (ابوسعید رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گویا انہوں نے سمجھا کہ اس میں کوئی بڑا ثواب نہ ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔

۸۷۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ لِاَصْحَابِهٖ: اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِیْ لَیْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ وَقَالُوْا: اَیُّنَا یُطِیْقُ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۱۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے۔ صحابہ کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا اور انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے۔

۸۸۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۸۶)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی آدمی رات (کے وقت) میں تہائی قرآن مجید پڑھ سکتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سورت) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔

۸۹۔ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَزَّءَ

الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ جُزْءً مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۸۷)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تین حصے فرمائے ہیں اور قرآن کے ان تین حصوں میں سے (سورۃ) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ کو ایک حصہ مقرر فرمایا ہے۔

۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْشِدُوا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِنِّي أُرَى هٰذَا خَبَرًا جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۸۸۸۔ مزید دیکھئے جامع الترمذی حدیث نمبر ۲۹۰۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب اکٹھے ہو جاؤ تاکہ میں تمہارے سامنے تہائی قرآن مجید پڑھوں۔ پھر جنہوں نے اکٹھا ہونا تھا وہ اکٹھے ہو گئے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ نے (سورۃ) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہم آپ میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کی وجہ سے آپ اندر تشریف لے گئے ہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو فرمایا: میں تمہارے سامنے تہائی قرآن مجید پڑھتا ہوں۔ سنو! آگاہ رہو (یہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۹۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ حَتّٰى خَتَمَهَا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۸۸۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا کہ میں تمہارے اوپر تہائی قرآن مجید پڑھتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۃ) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اس کے ختم تک پڑھی۔

۹۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي

صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِ﴿ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَبِهَافَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَخْبِرُوْهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ ۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر:۱۸۹۰۔مزید دیکھئے صحیح بخاری حدیث نمبر ۷۳۷۵ وسنن نسائی حدیث نمبر ۹۹۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک سریہ (جنگ) میں امیر بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے اور نماز میں قرأت ختم کر کے ﴿ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ﴾ بھی پڑھتے تھے۔ جب وہ لوگ واپس آئے تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ وہ اس طرح کیوں کرتا تھا؟ تو لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس سورۃ میں رحمٰن (اللہ جل جلالہٗ) کی صفات بیان کی گئی ہیں اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ میں اسے پڑھوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

۹۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ﴿ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ﴾فَقَالَ: وَجَبَتْ۔قُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ؟قَالَ: اَلْجَنَّةُ رَوَاهُ مَالِكٌ۔وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر:۲۱۶۰ بحوالہ موطا امام مالک، جامع الترمذی، وسنن نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ (سورت) ﴿ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی تلاوت کر رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا (تجھ پر) واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا، کیا واجب ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا جنت واجب ہو گئی۔

سورۃ الکافرون کی فضیلت واہمیت:

۹۴۔ وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :اَنَّهٗ قَالَ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ۔فَقَالَ: اقْرَاْ﴿ قُلْ يَاۤاَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ﴾، فَاِنَّهَا بَرَاۤءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ،وَاَبُوْدَاوُدَ،وَالدَّارِمِيُّ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر:۲۱۶۱ بحوالہ جامع الترمذی، وسنن ابوداود، وسنن دارمی)

حضرت فروۃ بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انھوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول مجھے کچھ پڑھنے کے لئے بتائیں کہ جب میں بستر پر بیٹھوں تو اسے پڑھا کروں؟ آپؐ نے فرمایا قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ' پڑھا کر اس لئے کہ یہ سورت شرک سے دور کرتی ہے۔

سورۃ الاخلاص ومعوذتین کامل وظیفہ:

۹۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ: قُلْ قُلْتُ: مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

(مشکوۃ حدیث نمبر:۲۱۶۳ بحوالہ جامع الترمذی، وسنن ابوداود، وسنن نسائی)

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بارش اور سخت آندھی والی رات میں باہر نکلے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہے تھے چنانچہ ہم آپؐ سے جا ملے۔ آپؐ نے فرمایا، تم پڑھو۔ میں نے عرض کیا، میں کیا پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا، تم ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین (سورتیں) صبح وشام تین بار پڑھو، تمہیں ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

۹۶۔ وَعَنْ أَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ سُوْرَةِ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ قَالَ: فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: وآيَةُ الْكُرْسِيِّ ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ قَالَ: فَأَيُّ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! تُحِبُّ أَنْ تُصِيْبَكَ وَأُمَّتَكَ؟ قَالَ: خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر:۲۱۶۹ بحوالہ سنن دارمی)

حضرت اَیْفَعْ بن عَبْدِ الْکَلَاعِیْ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! قرآن پاک کی کون سی سورت زیادہ عظمت والی ہے؟ آپ نے فرمایا ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اس نے عرض کیا، قرآن پاک کی کون سی آیت زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، آیت الکرسی ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾

ہے۔اس نے عرض کیا،اے اللہ کے پیغمبر! کون سی آیت ہے جس کو آپ محبوب جانتے ہیں کہ وہ آپؐ کو آپ کی امت کو حاصل ہو (یعنی اس کی برکت حاصل ہو) آپؐ نے فرمایا وہ سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات ہیں وہ اللہ کی رحمت کے خزانوں سے ہیں،اس کا نزول عرش کے نیچے سے ہوا ہے،اللہ نے اس امت کواس کا عطیہ دیا ہے اور یہ دنیا اور آخرت کی تمام برکتوں پر مشتمل ہے۔

۹۷۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ﴿ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ﴾ یُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، وَکَاَنَّ الرَّجُلُ یَتَقَالُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

(سنن ابوداؤد حدیث نمبر:۱۴۶۱۔مزید دیکھئے بخاری ۵۰۱۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے قرآن پڑھنے کا ثواب اور قرآنی آیات کی فضیلت کا بیان کہ ایک شخص نے دوسرے کو سنا کہ وہ (قل ھواللہ احد) بار بار پڑھ رہا تھا۔صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا......اور وہ گویا اس کو کم سمجھ رہا تھا۔تو نبی ﷺ نے فرمایا:''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے،بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

مُعَوَّذتین کی فضیلت:

۹۸۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ کُنْتُ اَقْرَأُ عَلَیْهِ وَاَمْسَحُ بِیَدِهٖ رَجَاءَ بَرَکَتِهَا۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۰۱۶۔مزید دیکھئے حدیث نمبر:۴۴۳۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول کریم ﷺ جب بیمار پڑتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اسے اپنے اوپر دم کرتے (اس طرح کہ ہوا کے ساتھ کچھ تھوک بھی نکلتا) پھر جب (مرض الموت میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آنحضور ﷺ کے ہاتھوں سے برکت کی امید میں آپ کے جسد مبارک پر پھیرتی تھی۔

۹۹۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْهِمَا فَقَرَأَ فِیْهِمَا: ﴿ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ﴾ و﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ و﴿ قُلْ

أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۱۷۔مزید دیکھے احادیث نمبر: ۵۷۴۸۔۶۳۱۹)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر قل ھو اللہ احد، ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ و ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (تینوں سورتیں مکمل) پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر یہ عمل آپ تین دفعہ کرتے تھے۔

۱۰۰۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ و ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

(صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۸۹۱۔مزید دیکھیے جامع الترمذی حدیث نمبر ۲۹۰۲)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ (آج کی رات ایسی آیات نازل کی گئی ہیں کہ ان کی طرح پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ (سورۃ) ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور (سورۃ) ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

۱۰۱۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۸۹۲۔مزید دیکھیے ۱۸۹۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ مجھ پر (ایسی آیات) نازل کی گئی ہیں کہ ان کی طرح پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

۱۰۲۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُوْلُ: يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۱۶۲ بحوالہ سنن ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں منقہ اور ابواء مقام کے درمیان چل رہا تھا ناگہاں ہمیں سخت آندھی نے گھیر لیا اور اندھیرا چھا گیا۔ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (سورتوں) کو پڑھنا شروع کر دیا اور فرمایا اے عقبہ! تم بھی ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ طلب کرو کسی پناہ طلب کرنے والے کے لئے ان دو سورتوں جیسی اور کوئی چیز نہیں۔

۱۰۳۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِيْ: يَاعُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِيْ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) قَالَ فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا (قَالَ) فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ۔ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ " يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ

(سنن ابوداود حدیث نمبر ۱۴۶۲، سنن نسائی ۵۴۲۸)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر چل رہا تھا کہ آپؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اے عقبہ۔ کیا میں تمہیں بہترین پڑھی گئی سورتیں نہ سکھادوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکھائیں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محسوس کیا کہ میں بہت زیادہ خوش نہیں ہوا ہوں۔ کہا پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لے اترے اور لوگوں کو نماز پڑھائی تو نماز میں یہی دو سورتیں تلاوت کیں۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عقبہ! کیسا پایا (ان سورتوں کو؟)

۱۰۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ: قُلْ۔ قُلْتُ: مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۱۶۳ بحوالہ جامع الترمذی سنن ابوداود و سنن نسائی)

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بارش اور سخت آندھی والی رات میں باہر نکلے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہے تھے چنانچہ ہم آپؐ سے جاملے۔ آپؐ نے فرمایا تم پڑھو۔ میں نے عرض کیا، میں کیا پڑھوں؟

آپؐ نے فرمایا تم ﴿قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور معوذتین (سورتیں) صبح وشام تین بار پڑھو، تمہیں ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

۱۰۵۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرَأُ سُوْرَةَ ﴿هُوْدٍ﴾ اَوْسُوْرَةَ ﴿يُوْسُفَ﴾ قَالَ: لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۶۴ بحوالہ مسند احمد، سنن نسائی وسنن دارمی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں سورت ہود یا سورت یوسف کی تلاوت کروں؟ آپؐ نے فرمایا، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے زیادہ موثر سورت اللہ کے نزدیک کوئی دوسری سورت نہیں جس کی تو تلاوت کرے۔

سورہ اَلْمُلْك وسورہ الٓمّٓ تنزیل کی فضیلت:

۱۰۶۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهُ وَهِيَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۵۳ بحوالہ مسند احمد، جامع الترمذی، سنن ابوداود، سنن نسائی وسنن ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں وہ اس شخص کے حق میں سفارش کرے گی (جو اس کی تلاوت کرتا رہا) یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ وہ سورت "تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔"

۱۰۷۔ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: اِقْرَأُوْا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ فَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ: رَبِّ اغْفِرْلَهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ: اُكْتُبُوْا لَهُ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا: اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ (تَبَارَكَ) مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَاَهُمَا وَقَالَ طَاوٗ

سٓ: فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِى الْقُرْآنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً۔

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۷۶ بحوالہ سنن دارمی)

حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (عذابِ قبر سے) نجات دینے والی سورت ''الٓمٓ تَنْزِيْل'' کی تلاوت کرو۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص اس سورت کی تلاوت کیا کرتا تھا اس کے علاوہ کسی سورت کی تلاوت نہیں کرتا تھا اور وہ بہت خطا کار تھا چنانچہ اس سورت نے (پرندے کی شکل میں) اپنے پروں کو اس پر پھیلا دیا اس نے زبانِ حال سے کہا، پروردگار اس کو معاف فرما اس لئے کہ وہ کثرت کے ساتھ مجھے پڑھا کرتا تھا تو اللہ نے اس کی شفاعت کو اس کے بارے میں قبول کیا اور فرمایا اس کے ہر ہر گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی ثبت کرو اور ایک ایک درجہ بلند کرو نیز (حدیث کی راوی) نے بیان کیا کہ یہ سورت اس کی تلاوت کرنے والے کی جانب سے قبر میں جھگڑا کرے گی۔ یہ سورت کہے گی اے اللہ! اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب سے نہیں ہوں تو مجھے کتاب سے محو فرما نیز خالد بن معدان نے بیان کیا کہ یہ سورت قبر میں پرندے کی شکل اختیار کرے گی، وہ اپنے پر اس پر پھیلائے گی اور اس کے حق میں شفاعت کرے گی اور اسے عذابِ قبر سے محفوظ کرے گی نیز اس شخص نے ''تَبَارَكَ الَّذِيْ'' سورت کے بارے میں اس طرح کی باتیں ذکر کیں چنانچہ خالد بن معدانؒ رات کے لمحات میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے نیز طاؤس نے بیان کیا کہ ان دونوں سورتوں کو قرآنِ پاک کی دیگر سورتوں پر ساٹھ درجہ فضیلت ہے۔

۱۰۸۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سُوْرَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى غُفِرَلَهٗ، وَهِيَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾

(سنن ابوداؤد حدیث نمبر: ۱۴۰۰)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی ایک سورت تیس آیتوں والی، اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی، حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ مراد ہے۔ ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾

مفصل سورتوں الحجرات تا الناس کی فضیلت:

ع ۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ: اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ ﴿الْبَقَرَۃِ﴾ وَاِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۷۹ بحوالہ سنن دارمی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے اور قرآن پاک کی بلندی سورۃ بقرہ ہے اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن پاک کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں (دارمی) وضاحت: سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک مفصل سورتیں ہیں۔

سورۃ الرٰ، حٰمٓ اور الزلزال کی فضیلت:

۱۱۰۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ: اَقْرِئْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ: اقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ ﴿الٓر﴾ فَقَالَ: کَبُرَتْ سِنِّیْ، وَاشْتَدَّ قَلْبِیْ، وَغَلُظَ لِسَانِیْ قَالَ: فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ (حٰمٓ) فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِہٖ فَقَالَ الرَّجُلُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَقْرِئْنِیْ سُوْرَۃً جَامِعَۃً فَاَقْرَاَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ﴾ حَتّٰی فَرَغَ مِنْہَا فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْہِ اَبَدًا، ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۱۸۳ بحوالہ مسند احمد، وسنن ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے تعلیم دیں۔ آپؐ نے فرمایا، جن سورتوں کے شروع میں ''الٓر'' ان میں سے تین سورتیں تلاوت کر۔ اس نے عرض کیا میری عمر زیادہ ہو چکی ہے اور میرے دل پر نسیان کا غلبہ ہے اور میری زبان سخت ہو چکی ہے آپؐ نے فرمایا پھر جن سورتوں کے شروع میں ''حٰمٓ'' ہے ان میں سے تین سورتوں کی تلاوت کر۔ اس پر اس شخص نے پہلی بات کہی۔ اس شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے کسی جامع سورت کی تعلیم دیں۔ آپؐ نے اس کو سورت ''اِذَا زُلْزِلَت'' کی تلاوت کا حکم دیا یہاں تک کہ آپؐ نے اس سورت کو ختم کیا (یہ سن کر) اس شخص نے عرض کیا

اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق وصداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس پر کچھ زیادتی نہیں کروں گا۔ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار فرمایا، یہ عظیم شخص کامیاب ہے۔

۱۱۱۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: أَقْرِئْنِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: وَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ ﴿الٓرٰ﴾ فَقَالَ: كَبُرَتْ سِنِّيْ، وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ، وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ: فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ (حٰمٓ) فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَقَالَ: اِقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهِ أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ۔

(سنن ابوداؤد حدیث نمبر: ۱۳۹۹۔ مزید دیکھیے سنن نسائی حدیث نمبر ۸۰۲۷ وصحیح ابن حبان حدیث نمبر ۲۷۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ قرآن پڑھایئے۔ آپ نے فرمایا: تین سورتیں پڑھو جن کی ابتدا میں ''آلـــر'' ہے۔ یونس، ہود اور یوسف) اس نے کہا: میری عمر بڑی ہوگئی ہے دل سخت ہوگیا ہے نسیان غالب ہے اور زبان موٹی ہوگئی ہے اس وجہ سے یہ بڑی بڑی سورتیں یاد نہیں کرسکتا۔ آپ نے فرمایا: ''تو حٰـم والی تین سورتیں پڑھ لو۔'' اس پر بھی اس نے اپنی پہلی بات ہی کہی۔ آپ نے فرمایا: تو مسبحات والی تین سورتیں یاد کرلو۔'' (جن کے شروع میں سبح یا یسبح آتا ہے) اس پر بھی اس نے اپنی وہی بات دہرائی اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی جامع سورت پڑھا دیجئے تو نبی نے اس کو سورہ اذا زلزلت الارض پڑھائی آخر تک تب وہ شخص کہنے لگا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے کبھی زیادہ نہ کروں گا۔ پھر وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ''اس چھوٹے سے مرد نے نجات پائی۔''

سورۃ التکاثر کی فضیلت:

۱۱۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا يَسْتَطِيْعُ

اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقرأَ اَلْفَ آیَۃٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالُوْا:وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ اَنْ یَّقرأَ اَلْفَ آیَۃٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ؟ قَالَ: أَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ﴿اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ﴾

(مشکوٰۃ حدیث نمبر:۲۱۸۴ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیات تلاوت کرے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، کس شخص میں استطاعت ہے کہ وہ روزانہ ہزار آیات کی تلاوت کرے؟ آپ نے فرمایا، کیا تم میں سے کسی میں یہ استطاعت نہیں کہ وہ "اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ" (سورت) کی تلاوت کرے۔

☆ نمازوں میں قرآن مجید کی تلاوت حدیث کی روشنی میں:

نمازوں میں قرآن مجید جو زبانی یاد ہو اس کا جو حصہ پڑھا جائے وہ درست ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔

تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ صحابہ کرامؓ جنہیں نماز پڑھانے کے مواقع میسر تھے وہ بالعموم کن سورتوں اور آیات کی تلاوت کرتے تھے اس کا مجموعی احاطہ کرنا ممکن نہیں البتہ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصلوٰۃ کے ایک بَابُ الْقِرَاءَۃ فِی الصَّلٰوۃِ' کی وہ احادیث پیش خدمت ہیں جو اس موضوع سے متعلق ہیں۔

نمازِ مغرب میں تلاوت کی جانے والی آیات وسور

۱۱۳۔ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:"لَا صَلَاۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا۔" (مشکوٰۃ حدیث نمبر:۸۲۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورۃ فاتحہ اور اس سے زائد (قرآن پاک) نہ پڑھا۔

۱۱۴۔ وَعَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:وَمَنْ صَلّٰی صَلَاۃً

ثُمَّ يَقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا۔ غَيْرُ تَمَامٍ: فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُونُ وَرَآءَ الْإِمَامِ قَالَ: إِقْرَأْبِهَا فِي نَفْسِكَ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ: فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِي عَبْدِي: وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِي۔ وَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ قَالَ: هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۸۲۳ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے نماز ادا کی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے آپ نے تین بار کہا (اور فرمایا کہ اس کی) نماز مکمل نہیں ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جب ہم امام کی اقتداء میں ہوں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس صورت میں (سورہ فاتحہ) کی قرأت اپنے دل میں کرلو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کردیا ہے اور میں بندے کا سوال پورا کرتا ہوں۔ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری تعریف کی ہے اور جب بندہ "اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا کہی، جب بندہ مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری تعظیم کی، جب بندہ کہتا ہے إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے سوال کیا اور جب بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کے لئے خاص ہے اور میرے بندے کے لیئے ہے جو اس نے سوال کیا۔

۱۱۵۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ، کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاۃَ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾

(مشکوۃ حدیث نمبر:۸۲۳ بحوالہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے ساتھ نماز کا آغاز کرتے تھے۔

۱۱۶۔ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ ﴿الطُّوْرِ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر:۸۳۱ بحوالہ بخاری مسلم)

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب (کی نماز) میں سورہ ''طور'' پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۷۔ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ ﴿الْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر:۸۳۲ بحوالہ بخاری مسلم)

حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ اَلْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا پڑھتے سنا۔

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلَّی الْمَغْرِبَ بِسُوْرَۃِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَھَا فِیْ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر:۸۴۷ بحوالہ سنن نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃ الاعراف کو دو رکعت میں تقسیم کر کے تلاوت فرمایا۔

۱۱۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ صَلَاۃِ الْمَغْرِبِ ﴿حٰمٓ الدُّخَانِ﴾ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ مُرْسَلًا۔

(مشکوۃ حدیث نمبر:۸۶۷ بحوالہ سنن نسائی)

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں ''حٰمٓ والدُّخَان'' سورت تلاوت کی۔

۱۱۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَا اُحْصِیْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی بار سنا کہ آپ مغرب کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت میں ''قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (سورتیں) تلاوت فرماتے تھے۔

۱۲۰۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ: صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ وَالْعَصْرَ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر:۸۵۳ بحوالہ سنن نسائی وسنن ابن ماجہ)

حضرت سلیمان بن یسار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا، میں نے کسی شخص کی امامت میں نماز ادا نہیں کی جو زیادہ مشابہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے فلاں شخص سے۔ سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کی امامت میں نماز ادا کی۔ وہ ظہر کی پہلی دو رکعت (میں قرأت) لمبی کرتا تھا اور آخری دو رکعت امام نماز میں تخفیف کرتا تھا نیز عصر کی (نماز کی قرأت) میں تخفیف کرتا تھا اور مغرب کی نماز میں قصارِ مفصل اور عشا کی نماز تلاوت کرتا تھا اور صبح کی نماز میں طوال مفصل تلاوت کرتا تھا (نسائی) اور ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو اور وہ عصر کی نماز میں تخفیف کرتا تھا تک بیان کیا ہے۔

نمازِ عشا میں تلاوت کی جانے والی آیات وسور:

۱۲۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهُ: أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ،

فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَآءَ، ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ إِقْرَأْ: ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ ﴿وَالضُّحٰى﴾ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ وَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۸۳۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کرتے بعد ازاں اپنے قبیلے میں آتے اور ان کی امامت کراتے چنانچہ معاذؓ نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عشاء کی نماز ادا کی بعد ازاں اپنی قوم میں آئے ان کی امامت کرائی اور سورہ بقرہ کی قرأت شروع کر دی۔ ایک شخص (صف سے) نکلا اور نماز توڑ کر اکیلے نماز ادا کی اور چلا گیا۔ معاذؓ کے رفقاء نے اس سے کہا، کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا، نہیں اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور آپ کو آگاہ کروں گا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم آبپاشی کرنے والے ہیں۔ دن بھر کام کرتے رہتے ہیں اور معاذؓ نے آپ کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کی بعد ازاں اپنی قوم میں آئے اور سورہ بقرہ پڑھنا شروع کر دی (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور (سرزنش کرتے ہوئے) فرمایا کہ اے معاذ! کیا تم فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو؟ تم وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى جیسی سورتوں کے ساتھ امامت کراؤ۔

یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ امام کے لئے مقتدیوں کے حال کا خیال رکھنا ضروری ہے اور با جماعت نماز ادا کرتے ہوئے اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے جماعت ترک کر دے تو درست ہے۔ معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں فرض نماز ادا کرنے کے بعد محلّہ کی مسجد میں امامت کے فرائض ادا کیا کرتے تھے۔ یہ ان کی نفل نماز متصور ہو گی، اس لئے کہ فرض نماز دوبارہ ادا کرنا جائز نہیں۔ اگر امام نفل نماز ادا کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں فرض نماز ادا ہو سکتی ہے۔ دار قطنی کی روایت میں ہے کہ معاذ کی نماز نفل ہوتی اور محلّہ والوں کی نماز فرض ہوتی تھی۔

۱۲۲۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۸۳۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ عشاء کی نماز میں "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ" (سورت) کی قراءت فرماتے اور میں نے آپؐ کی آواز سے زیادہ خوبصورت آواز کسی کی نہیں سنی۔

۱۲۳۔ وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۱۲۶۹ بحوالہ جامع الترمذی وسنن ابوداؤد)

حضرت عبدالعزیز بن جریجؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کس سورت کی قراءت فرماتے تھے؟ عائشہؓ نے جواب دیا، پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْن اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَيْن سورتیں پڑھتے تھے (ترمذی، ابوداؤد)

۱۲۴۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۱۲۸۱ بحوالہ جامع الترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر نماز ادا کرتے۔ ان میں "مفصل" سے نو سورتیں تلاوت فرماتے۔ ہر رکعت میں تین تین سورتیں تلاوت فرماتے، آخری سورت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہوتی۔

۱۲۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ آيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ۔ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۱۲۸۳ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز (تہجد) ادا کرتے، بیٹھ کر ہی قراءت کرتے۔ جب قراءت سے تیس یا چالیس

آیات باقی ہوتیں تو کھڑے ہوکر قرأت فرماتے پھر رکوع کرتے، پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۱۲۶۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ التطوع حدیث نمبر: ۱۸۱۴۔ مزید دیکھیے، سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۸۷۱، جامع الترمذی ۲۶۲، ۲۶۳ و سنن ابن ماجہ احادیث نمبر ۸۹۷ اور ۱۳۵۱ و سنن نسائی ۱۰۰۷ اور ۱۰۰۸، ۱۰۴۵، ۱۱۳۲، ۱۶۶۳)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے سورۃ البقرہ شروع فرمادی تو میں نے (دل میں) کہا کہ آپ سو آیات پر رکوع فرمائیں گے۔ پھر آپ آگے چلے۔ میں نے (دل) میں کہا کہ آپ اس سورۃ کو دو رکعتوں میں پوری فرمائیں گے۔ پھر آگے چلے میں نے (دل) میں کہا کہ آپ اس ایک پوری سورت پر رکوع فرمائیں گے۔ (اس کے بعد) پھر آپ نے سورہ نساء شروع فرمادی۔ پوری سورت پڑھی۔ پھر آپ نے سورۃ آل عمران شروع فرمادی۔ اس کو آپ نے ترتیل اور خوبی کے ساتھ پڑھا۔ جب آپ اس آیت سے گزرتے کہ جس میں تسبیح ہوتی تو آپ سُبْحَانَ اللّٰه کہتے اور جب آپ کسی ایسے سوال سے گزرتے تو آپ سوال فرماتے اور جب آپ تعوذ والی آیت پر سے گزرتے تو آپ پناہ مانگتے پھر آپ رکوع فرمایا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہوگیا۔ پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا۔ پھر اس کے بعد رکوع کے برابر دیر تک لمبا قیام فرمایا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی آپ کے قیام کے برابر لمبا تھا اور جریر کی حدیث میں اتنا زائد ہے کہ آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہا۔

نماز فجر میں تلاوت کی جانے والی آیات وسور:

۱۲۷۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر (کی نماز) میں ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ اور اس جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے لیکن فجر کے بعد (دیگر نمازوں میں) آپ کی قرات ہلکی ہوتی تھی۔

۱۲۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوسٰى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسٰى أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۸۳۷ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صبح کی (نماز کی) امامت کرائی۔ آپ نے سورہ مومنون کی قرأت شروع کی یہاں تک کہ جب موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی شروع ہوگئی پس آپ رکوع میں چلے گئے۔

۱۲۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۸۴۲ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں (یعنی سنتوں) میں "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" تلاوت فرماتے تھے۔

۱۳۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ وَالَّتِي فِي (آل عمران): ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ (مشکوٰۃ حدیث نمبر ۸۴۳ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت میں "قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا" اور وہ آیت جو سورہ آل عمران

میں ہے" قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ " کی تلاوت فرماتے تھے۔

۱۳۱۔ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنْتُ اَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ نَاقَتَہٗ فِی السَّفَرِ فَقَالَ لِیْ: یَا عُقْبَۃُ! اَلَا اُعَلِّمُکَ خَیْرَ سُوْرَتَیْنِ قُرِئَتَا؟ فَعَلَّمَنِیْ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ قَالَ: فَلَمْ یَرَنِیْ سُرِرْتُ بِھِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاۃِ الصُّبْحِ صَلّٰی بِھِمَا صَلَاۃَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ: یَا عُقْبَۃُ! کَیْفَ رَاَیْتَ؟ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۸۴۸ بحوالہ مسند احمد، سنن ابوداؤد، وسنن نسائی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی (کی لگام) تھامے ہوئے تھا۔ آپؐ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا اے عقبہؓ خبردار میں تجھے دو بہترین سورتیں تلاوت کے لئے بتاتا ہوں چنانچہ آپؐ نے مجھے" قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ "اور" قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" سکھلائیں۔ عقبہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے میرے بارے میں محسوس کیا کہ میں ان دونوں سورتوں کے بارے میں کچھ زیادہ خوش نہیں ہوا ہوں۔ جب آپ ﷺ صبح کی نماز (کی امامت) کے لئے اترے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو صبح کی نماز ان دونوں سورتوں کے ساتھ پڑھائی۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور (خوش ہوتے ہوئے) آپؐ نے دریافت کیا، اے عقبہؓ! تو نے ان (دونوں سورتوں) کو کیسا پایا؟

۱۳۲۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُھَیْنَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَرَاَ فِی الصُّبْحِ ﴿اِذَا زُلْزِلَتْ﴾ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَمْ قَرَاَ ذٰلِکَ عَمْدًا۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۸۶۲ بحوالہ سنن ابوداؤد)

حضرت معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ (قبیلہ) کے ایک شخص نے اسے بتایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعت میں سورت" اِذَا زُلْزِلَتْ " تلاوت فرمائی۔ مجھے معلوم نہیں آپؐ نے بھول کر ایسے کیا یا ارادتاً ایسا کیا۔

وَعَنْ عُرْوَۃَ قَالَ: اِنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَلَّی الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِیْھِمَا (سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ) فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۸۶۳ بحوالہ موطا امام مالک)

حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کی امامت کرائی اور دونوں رکعت میں سورۂ بقرہ تلاوت کی۔

۱۳۳۔ وَعَنِ الْفِرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرِ الْحَنَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ (يُوْسُفَ) اِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا [لَنَا] رَوَاهُ مَالِكٌ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۸۶۴ بحوالہ مؤطا امام مالک)

حضرت فرافصہ بن عمیر حنفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورہ یوسف کو عثمانؓ بن عفان کے صبح کی نماز میں تلاوت کرنے سے یاد کرلیا (اس لئے) کہ وہ اس سورۃ کو کثرت سے پڑھتے تھے۔

۱۳۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْنَا وَرَآءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهَا بِسُوْرَةِ (يُوْسُفَ) وَسُوْرَةِ (الْحَجِّ) قِرَآئَةً بَطِيْئَةً قِيْلَ لَهُ: اِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ: اَجَلْ: رَوَاهُ مَالِكٌ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۸۶۵ بحوالہ مؤطا امام مالک)

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ انہوں نے دونوں رکعت میں سورۃ یوسف اور سورہ حج کی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کی۔ عبداللہ بن عامرؓ سے دریافت کیا گیا کہ اس وقت تو وہ فجر ہوتے ہی (نماز) شروع کردیتے ہوں گے۔ عبداللہ بن عامرؓ نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۳۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۸۵۱ بحوالہ جامع الترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں شمار نہیں کرسکتا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی بار سنا کہ آپؐ مغرب (کی نماز) کے بعد اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت میں "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْن" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" (سورتیں) تلاوت فرماتے تھے۔

۱۳۶۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ، قَالَ سُلَيْمَانُ: صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۸۵۳ بحوالہ سنن نسائی وسنن ابن ماجہ)

حضرت سلیمان بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے کسی شخص کی امامت میں نماز ادا نہیں کی جو زیادہ مشابہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے فلاں شخص سے۔ سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کی امامت میں نماز ادا کی۔ وہ ظہر کی پہلی دو رکعت میں قرأت لمبی کرتا تھا اور آخری دو رکعت امام نماز میں تخفیف کرتا تھا نیز عصر کی (نماز کی قرأت) میں تخفیف کرتا تھا اور مغرب کی نماز میں قصارِ مفصل اور عشا کی نماز تلاوت کرتا تھا اور صبح کی نماز میں طوالِ مفصل تلاوت کرتا تھا (نسائی) اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو اور وہ عصر کی نماز میں تخفیف کرتا تھا'' تک بیان کیا ہے۔

ظہر وعصر کی نمازوں میں تلاوت کی جانے والی آیات وسور:

۱۳۷۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۸۲۸ بحوالہ بخاری ومسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور دوسری دو رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی ہمیں کوئی آیت سناتے اور پہلی رکعت میں قرأت لمبی کرتے دوسری رکعت میں اتنی لمبی نہیں کرتے تھے اور اسی طرح عصر کی نماز اور صبح کی نماز میں کرتے۔

۱۳۸۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ

راقرآءۃ: ﴿آلمٓ تنزیل﴾السجدۃ وفی روایۃ فی کل رکعۃ قدر ثلاثین آیۃ وحزرنا قیامہ فی الاخریین قدر النصف من ذلک وحزرنافی الرکعتین الاولیین من العصر علی قدر قیامہ فی الاخریین من الظھر وفی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک۔ (مشکوۃ حدیث نمبر:۸۲۹ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر کی (نماز) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے چنانچہ ہم نے ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعت کے قیام کا اندازہ لگایا کہ بقدر ''آلمٓ تنزیل السجدۃ'' کے پڑھنے کے برابر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ہر رکعت میں بقدر تیس آیات کے برابر قیام تھا اور دوسری دو رکعت کے قیام کا اندازہ اس سے نصف تھا اور ہم نے عصر (کی نماز) کی پہلی دو رکعت (کی قرأت) کا اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی دوسری دو رکعت کے برابر تھا اور عصر کی دوسری دو رکعت کا اندازہ اس سے نصف تھا۔

۱۳۹۔ وعن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال: کان النبی ﷺ یقرأ فی الظھر ﴿اللیل اذا یغشی﴾ وفی روایۃ ﴿سبح اسم ربک الاعلی﴾ وفی العصر نحو ذلک، وفی الصبح أطول من ذلک رواہ مسلم۔ (مشکوۃ حدیث نمبر:۸۳۰ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر (کی نماز) میں واللیل اذا یغشی سورت اور ایک روایت میں ہے کہ ''سبح اسم ربک الاعلی﴾ سورت پڑھتے اور عصر (کی نماز) میں اس کی مثل اور صبح کی نماز میں اس سے زیادہ لمبی قرأت فرماتے۔

جمعہ کی نماز اور عیدین میں تلاوت کی جانے والی سورتیں:

۱۴۰۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: کان النبی ﷺ یقرأ فی الفجر یوم الجمعۃ ﴿الٓمٓ تنزیل﴾ فی الرکعۃ الاولی وفی الثانیۃ: ﴿ھل أتی علی الانسان﴾ متفق علیہ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر:۸۳۸ بحوالہ بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ''آلمٓ تنزیل'' پہلی رکعت میں اور ھل أتی علی الانسان دوسری

رکعت میں تلاوت فرماتے تھے۔

۱۴۱۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ (الْجُمُعَةِ) فِى السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِى الْاٰخِرَةِ: ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا الْجُمُعَةَ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۸۳۹ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے ابو ہریرہؓ کو مدینہ منورہ کا گورنر بنایا۔ مروان مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ انہوں نے پہلی رکعت میں ''سورۃ الجمعہ'' اور دوسری میں ''اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ'' تلاوت کی اور بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ جمعہ کے دن نماز میں ان دونوں (سورتوں) کی تلاوت فرماتے تھے۔

۱۴۲۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِى الْعِيْدَيْنِ، وَفِى الْجُمُعَةِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ قَالَ: وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِىْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِى الصَّلَاتَيْنِ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۸۴۰ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعۃ المبارک (کی دونوں رکعت) میں ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى'' اور ''هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ'' تلاوت فرماتے تھے۔ نعمانؓ کہتے ہیں کہ جب ایک ہی دن میں عید اور جمعہ (دونوں) اکٹھے ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔

۱۴۳۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِىَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا: ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۸۴۱ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت عبید اللہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد اللیثی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی دونوں رکعت میں کون سی (سورت) تلاوت کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا آپ ان میں ''قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ'' اور '' اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ'' تلاوت فرماتے تھے۔

۱۴۴۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۸۴۹ بحوالہ شرح السنہ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات مغرب نماز میں "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْن" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد" سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور معوذتین پڑھنے کا حکم:

۱۴۵۔ حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَحُلْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ)

(السلسلۃ الصحیحہ حدیث نمبر ۹۷۲ بحوالہ زاد المعاد، ۱/۱۱۰، التہذیب ۲/۲۳۱، الترغیب ۲/۲۶۱)

جس شخص نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی کے پڑھنے کا التزام کیا اس شخص اور جنت کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ نہیں سوائے موت کے"

۱۴۶۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "اِقْرَؤُا الْمُعَوِّذَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔"

(السلسلۃ الصحیحہ حدیث نمبر ۶۴۵ بحوالہ سنن وابن خزیمہ)

"معوذات ہر نماز کے بعد پڑھا کرو۔"

☆ سونے سے پہلے اور روزمرہ کی بطور ورد وظیفہ تلاوت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات کا بغور مطالعہ کرنا اور یہ بتانا اس وقت مطلوب نہیں یہ ایک تحقیق طلب اور بڑا وسیع موضوع ہے اس پر قلم اٹھانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ذخیرۂ حدیث کو کھنگالنے کی بھی ضرورت ہے۔ میں صرف چند احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

۱۴۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْل﴾ وَ ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾

(مسند احمد و جامع الترمذی و سنن دارمی بحوالہ مشکوٰۃ: ۲۱۵۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تک ﴿الٓمٓ تَنْزِیْل﴾ اور ﴿تَبَارَکَ الَّذِی﴾ (سورتیں) تلاوت نہ کرتے سوتے نہیں تھے۔

۱۴۸۔ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَرْقُدَ، وَقَالَ "اِنَّ فِیْھِنَّ آیَۃً اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ آیَۃٍ"

(سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۷ و جامع الترمذی حدیث نمبر ۲۹۲۱)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے ﴿الْمُسَبِّحَاتِ﴾ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ایک آیت ہے جو ہزار آیت سے افضل ہے۔

﴿الْمُسَبِّحَاتِ﴾ سے مراد قرآن کریم کی وہ سورتیں ہیں جن کی ابتدا میں لفظ سُبْحَانَ، سَبَّحَ، یُسَبِّحُ آیا ہے اور یہ سات سورتیں ہیں۔ بنی اسرائیل، الحدید، الحشر، الصف، الجمعہ، التغابن اور الاعلیٰ۔

۱۴۹۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْھِمَا فَقَرَأَ فِیْھِمَا۔ ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ و ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ و (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) سورتیں پڑھ کر دم کرتے اور پھونک مارتے پھر انہیں جہاں تک ہوسکتا پورے جسم پر پھیرتے۔ پہلے اپنے سر، چہرے اور اگلے حصے سے ابتداء کرتے اور تین بار ایسا کرتے۔

۱۵۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ (الزُّمَر) وَ (بَنِیْ اِسْرَائِیْل) (السلسلۃ الصحیحہ للالبانی حدیث نمبر ۶۴۱ بحوالہ ترمذی)

"آپ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک الزمر اور بنی اسرائیل سورتوں کی تلاوت نہ کر لیتے۔"

روزمرہ کی عمومی تلاوت کی تعلیم و عمل:

۱۵۱۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آپ بلاشبہ بوڑھے ہوگئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا شَیَّبَتْنِیْ ﴿ھُوْدٌ﴾ وَ﴿الْوَاقِعَۃُ﴾ و ﴿الْمُرْسَلَاتُ﴾ وَ ﴿عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ﴾ وَ ﴿اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ﴾ کی تلاوت نے۔

(السلسلۃ الصحیحہ حدیث نمبر ۹۵۵ بحوالہ ترمذی والحاکم، ۲/۴۷۶ صحیح علی شرط البخاری)

مجھے بوڑھا کر دیا (سورہ ہود) اور (سورہ الواقعہ) اور (سورہ المرسلات) اور (سورۂ عَمَّ یتساءلون) اور (سورۂ الشمس کورت) کی تلاوت نے۔

جس نے رات کو سو آیات کی تلاوت کی اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔

۱۵۲۔ حضرت تمیم الداریؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ قَرَأَ بِمِاْئَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ ۔

(السلسلہ الصحیحہ حدیث نمبر ۶۴۴ بحوالہ سنن دارمی ۲/ ۴۶۴)

"جس نے ایک سو آیات رات کو پڑھیں اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔"

۱۵۳۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِاْئَةَ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ، أَوْ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ"

جو شخص رات کو سو آیات تلاوت کرے گا وہ غافلوں میں شمار نہیں ہوگا یا (فرمایا) اس کا شمار فرمانبردار لوگوں میں کیا جائے گا۔

(السلسلہ الصحیحہ حدیث نمبر ۶۴۳ بحوالہ صحیح ابن خزیمہ ۱/۲۴۱ و قیام اللیل للمروزی۔ص ۶۶)

۱۵۴۔ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِمِاْئَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ۔"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رات کو دس آیات کے ساتھ بھی قیام کیا۔ (یعنی نوافل پڑھے) اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا۔ اور جس شخص نے سو آیات کے ساتھ رات کا قیام کیا اس کا شمار فرمانبردار بندوں میں ہوگا اور جس شخص نے ایک ہزار آیات تلاوت کیں تو اس کا شمار مقنطرین میں ہوگا (یعنی جن کو قنطار کے حساب سے ثواب ملتا ہے)۔

(السلسلہ الصحیحہ حدیث نمبر ۶۴۲ بحوالہ سنن ابوداؤد ۱/۲۲۵، ابن حبان ۶۶۲ ۲/ ۴۶۴ وابن خزیمہ)

۱۵۵۔ وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلٰى فِرَاشِيْ۔ فَقَالَ: (اقْرَأْ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ۔"

حضرت فروۃ بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں

نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ پڑھنے کے لئے بتائیں کہ جب میں بستر پر لیٹوں تو اسے پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا، "قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھا کر اس لئے کہ یہ سورہ شرک سے دور کرتی ہے۔ (سنن ابوداود بحوالہ مشکوۃ شریف حدیث نمبر ۲۱۶۱)

۱۵۶۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ آخِرَ ﴿آلِ عِمْرَانَ﴾ فِیْ لَیْلَةٍ کُتِبَ لَهٗ قِیَامُ لَیْلَةٍ۔" (سنن دارمی بحوالہ مشکوۃ شریف حدیث نمبر ۲۱۷۱)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے سورۃ آل عمران کی آخری آیات کی رات کے اوقات میں تلاوت کی تو اس کے لئے رات کا قیام ثبت ہو جاتا ہے۔

۱۵۷۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ ﴿الْکَهْفِ﴾ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے جمعہ کے دن سورت کہف کی تلاوت کی تو اس کی روشنی دو جمعوں کے درمیان باقی رہتی ہے۔

(بیہقی فی الدعوات الکبیر بحوالہ مشکوۃ شریف حدیث نمبر ۲۱۷۵)

۱۵۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَلَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْفَ آیَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ؟" قَالُوْا: وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْفَ آیَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ؟ قَالَ: "اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ ﴿اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا تم میں سے کوئی شخص استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیات تلاوت کرے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا "کس شخص میں استطاعت ہے کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی میں یہ استطاعت نہیں کہ وہ قرآن کی سورہ ﴿اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ﴾ کی تلاوت کرے۔

۱۵۹۔ حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)) حَتّٰی یَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّةِ)) (السلسلۃ الصحیحہ حدیث نمبر ۵۸۹۔ سنن دارمی ۲/۴۵۹)

''جس شخص نے سورۃ(قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ) کوتلاوت کیا یہاں تک کہ اس نے اسے دس بار مکمل کیا اسکے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک محل بنا دیتا ہے۔

عام حالات میں تلاوت قرآن پاک

فہم قرآن کے حلقات واجتماعات :اوردرس وتدریس اورذکرواذکار کی مجالس ومحافل اوررحمتِ خداوندی۔

فہم قرآن کے لئے انفرادی طور پر کوشش کی جائے یا اجتماعی طور پر حلقاتِ قرآنیہ کی شکل میں ہو یا اجتماعات کی شکل میں، درس وتدریس کی مجالس ہوں یا ذکرواذکار کی محافل یا تعلیم وتربیت کی صورت میں کلاسز ہوں یا ورکشاپس ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اس حوالے سے چند احادیث کا مطالعہ فرمایئے۔

۱۶۰۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ وَاَبِی سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا]قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :لَايَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ (مشکوۃ حدیث نمبر:۲۲۶۱ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کچھ لوگ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور طمانیت کا ان پر نزول ہوتا رہتا ہے اور ان پر فخر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتے ہیں۔

۱۶۱۔ وَعَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْماً يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ:فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ:فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ:مَايَقُوْلُ عِبَادِي؟قَالَ:يَقُوْلُوْنَ:يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ. فَيَقُوْلُ:هَلْ رَاَوْنِي ؟قَالَ:فَيَقُوْلُوْنَ:لَا وَاللّٰهِ مَارَاَوْكَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ:لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْداً وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحاً قَالَ: فَيَقُوْلُ:فَمَا يَسْاَلُوْنَ؟قَالُوْا:يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ:يَقُوْلُ:وَهَلْ رَاَوْهَا؟فَيَقُوْلُوْنَ:لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ مَارَاَوْهَا قَالَ:فَيَقُوْلُ:فَكَيْفَ

لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ قَالَ: يَقُوْلُ: فَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ: فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً سَيَّارَةً فَضْلًا، يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتّٰى يَمْلَأُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْأَلُوْنَكَ قَالَ: وَمَا ذَا يَسْأَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا أَيْ رَبِّ! قَالَ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟! قَالُوْا: لَا أَيْ رَبِّ قَالَ! وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟! قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنِيْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَّارِكَ قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: لَا قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ وَإِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۲۶۷ بحوالہ صحیح بخاری۔ وصحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ کی جانب سے کچھ فرشتے (مقرر) ہیں جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں (اللہ کا) ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ کچھ لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ دیگر فرشتوں کو آواز دیتے ہیں کہ تم اپنے مطلوب کی جانب آجاؤ۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ فرشتے اپنے پروں کے ساتھ آسمان سے دنیا تک انہیں ڈھانپتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ ان کے بارے میں اللہ کو خوب علم ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح و تکبیر میں مشغول ہیں، تیری حمد و ثناء میں مصروف ہیں اور تیری

عظمت کا اعتراف کر رہے ہیں۔آپ نے فرمایا،اللہ دریافت کرتا ہے،کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا،وہ جواب دیتے ہیں نہیں!اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے۔آپ نے فرمایا، اللہ دریافت کرتا ہے!اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ آپ نے فرمایا،فرشتے کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے تجھ کو دیکھا ہوتا تو تیری عبادت میں زیادہ مصروف ہوتے اور تیری عظمت بیان کرتے اور تیری پاکیزگی بیان کرنے میں مزید مبالغہ آرائی سے کام لیتے۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ اللہ دریافت کرتا ہے کہ وہ (مجھ سے) کس چیز کا سوال کر رہے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں،وہ تجھ سے جنت کا سوال کر رہے ہیں۔آپ نے فرمایا،اللہ دریافت کرتا ہے،انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ جواب دیتے ہیں،اے ہمارے پروردگار!نہیں اللہ کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا،اللہ دریافت کرتا ہے کہ ان کا حال کیسا ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ آپ نے فرمایا،وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ جنت کو دیکھتے تو جنت کے لئے بہت زیادہ حریص ہوتے اور اس کی زبردست چاہت کرتے اور اس کی زبردست خواہش کرتے۔ اللہ فرماتا ہے، وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا،فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ دوزخ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا،اللہ دریافت کرتا ہے،کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا،فرشتے جواب دیتے ہیں،اے ہمارے پروردگار!نہیں اللہ کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا ہے۔آپ نے فرمایا،اللہ دریافت کرتا ہے کہ ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ دوزخ کو دیکھتے؟ آپ نے فرمایا،وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو دوزخ سے پوری قوت کے ساتھ دور بھاگتے اور بہت شدت کے ساتھ ڈرتے۔آپ نے فرمایا،(اس پر) اللہ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں معاف کر دیا۔آپ نے فرمایا، ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں فلاں شخص (ذکر کرنے والوں میں) شامل نہیں وہ تو محض اپنے کسی کام کے لئے آیا تھا۔اللہ فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوگا۔

اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ کی جانب سے کچھ زائد فرشتے مقرر ہیں جو (زمین میں) چلتے پھرتے رہتے ہیں، ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے رہتے ہیں جب کسی مجلس کو پالیتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور وہ ان کو اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ ان سے لے کر آسمان دنیا تک (کی

فضا) کو بھر دیتے ہیں جب ذکر کرنے والے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے آسمان کی جانب چڑھ جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ ان سے دریافت کرتا ہے جب کہ اللہ کو خوب علم ہے) تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں۔ وہ تیری پاکیزگی بیان کرنے میں مصروف تھے، تیری عظمت و کبریائی کا اقرار کررہے تھے، تیری توحید بیان کررہے تھے، تیری بزرگی اور تیری تعریف بیان کررہے تھے اور تجھ سے سوال کررہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کررہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں، وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کررہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں اے ہمارے پروردگار! اللہ دریافت کرتا ہے، ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ دریافت کرتا ہے، وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری دوزخ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ دریافت کرتا ہے، کیا انہوں نے میری دوزخ دیکھی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں دیکھی۔ اللہ دریافت کرتا ہے، ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے؟ پھر وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے کہ میں نے انہیں معاف کردیا، میں نے انہیں ان کا سوال عطا کردیا اور میں نے انہیں اس چیز سے پناہ دی۔ جس سے انہوں نے پناہ طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا، فرشتے کہتے ہیں کہ ان میں فلاں انسان خطا کار تھا بس وہ تو وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان میں بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی معاف کردیا (اس مجلس والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدقسمت نہیں ہے۔

حلقہ ذکر کی فضیلت

۱۶۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا۔ قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۲۷۱ بحوالہ جامع الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تمہارا جنت کے باغات میں سے گزر ہو تو (وہاں سے) کھاؤ پیو۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، ذکر الٰہی کی مجلسیں ہیں۔

۱۶۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوْا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ، اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر:۲۲۷۴ بحوالہ جامع الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں اللہ کا ذکر کیا اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو ان پر گناہ ہوگا، اگر اللہ چاہے گا تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا اگر چاہے گا تو انہیں معاف کرے گا۔

۱۶۴۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِیَةُ عَلٰی حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَکُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ: آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ قَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ، وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِنِّیْ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَکُمْ هَاهُنَا؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ، وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ: آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ، وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر:۲۲۷۸ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کی جماعت کے پاس آئے۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم (یہاں) ذکرِ الٰہی کے لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا، اللہ کی قسم! صرف اس لئے تم یہاں بیٹھے ہو؟ انہوں نے بتایا، اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا (کسی دوسرے کام) کے لئے نہیں بیٹھے ہی۔ انہوں نے بیان کیا، خبردار! میں نے تمہیں مشکوک قرار دیتے ہوئے تم سے قسم نہیں اٹھوائی ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب کے باوجود سب سے کم حدیثیں میں نے بیان کی ہیں (سنو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کی مجلس میں تشریف لائے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا، تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، ہم یہاں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور اللہ کی حمد وثنا کر رہے ہیں جب کہ اس نے ہمیں اسلام کی جانب راہ نمائی فرمائی اور ہم پر احسان فرمایا۔ آپؐ نے سوال کیا، اللہ کی قسم! بس اسی مقصد کے لئے بیٹھے

ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا، خبردار! میں نے تمہیں مشکوک سمجھتے ہوئے تم سے قسم نہیں اٹھوائی بلکہ معاملہ یوں ہے کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل تمہارے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

۱۶۵۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ رَجُلَیْنِ كَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیلَ مُتَحَابَّیْنِ، اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ یَقُوْلُ: مُذْنِبٌ فَجَعَلَ یَقُوْلُ: اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِیْهِ، فَیَقُوْلُ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ حَتّٰی وَجَدَهٗ یَوْمًا عَلٰی ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهٗ فَقَالَ: اَقْصِرْ فَقَالَ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ، اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا یُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰی عَبْدِیْ رَحْمَتِیْ؟ فَقَالَ: لَا یَا رَبِّ! قَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۳۴۲ بحوالہ مسند احمد، وجامع الترمذی، وسنن ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں دو شخص ایک دوسرے کے مخلص دوست تھے ان میں سے ایک عبادت میں محو رہتا تھا، دوسرے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ گناہ آلود زندگی بسر کر رہا تھا چنانچہ عابد شخص (گناہ گار سے) کہتا کہ تو گناہوں سے باز آ جا۔ وہ جواب دیتا کہ مجھے میرے پروردگار کیلئے چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک دن اس نے اس کو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا جس کو اس نے عظیم گردانا اور اسے باز رہنے کیلئے کہا۔ اس نے جواب دیا مجھے میرے پروردگار کیلئے چھوڑ دے، کیا تو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ اس نے اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) کہا، اللہ کی قسم! اللہ تجھے کبھی معاف نہیں کرے گا اور نہ جنت میں داخل کرے گا چنانچہ اللہ نے (ان دونوں کی روح قبض کرنے کے لئے) فرشتہ بھیجا اس نے ان دونوں کی روح کو قبض کیا، ان دونوں کی روحیں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو اللہ نے گناہگار کو حکم دیا کہ تو میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا اور دوسرے سے کہا، کیا تجھ میں قدرت ہے کہ تو میرے بندے سے میری رحمت کو روک لے؟ اس نے عرض کیا نہیں اے اللہ! اللہ نے حکم دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔

آیئے، طالب دنیا کی بجائے طالب علم بن جائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کے مستحق ہو جائیں:

''علم'' ایک ایسا خزانہ ہے جو لازوال ہے اور صاحب علم کو دوسروں سے ممتاز اور سربلند کرتا ہے، حقیقی علم قرآن وسنت کا علم ہے علم کی انسان کو کتنی ضرورت ہے اور اسلام میں اس کا کیا مقام ومرتبہ ہے اس کو سمجھنے کے لئے یہاں قرآن مجید کی چند آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔

تمام علوم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ وحدہٗ لاشریک ہے:

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ان میں سے ایک نام ''عَلِیْمٌ'' بھی ہے۔ یہ صفاتی نام قرآن مجید میں ایک سو چالیس مقامات پر آیا ہے اگر اللہ تعالیٰ توفیق بخشے تو ان آیات کا مطالعہ ان مقامات پر کیا جائے یہاں صرف چند آیات اور ان کا ترجمہ ملاحظہ کریں۔

۱۔ ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعاً ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ (البقرۃ۔۲۔۲۹)

''وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں، پھر اوپر کی طرف توجہ فرمائی اور سات آسمان استوار کیے۔ اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

۲۔ ﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ﴾ (الانعام:۶:۵۹)

''اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بحر و بر میں جو کچھ ہے سب سے وہ واقف ہے۔ درخت سے گرنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو۔ زمین کے تاریک پردوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ خشک وتر سب کچھ ایک کھلی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔''

۳۔ ﴿بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ (الانعام۶:۱۰۱)

''وہ تو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اس کا کوئی بیٹا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ کوئی اس کی شریک زندگی ہی نہیں ہے۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

۴۔ ﴿وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقاً وَّعَدْلاً لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ (انعام۶:۱۱۵)

''تمہارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے کوئی اس کے فرامین کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے۔ اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔''

سچے ربانی کون ہیں؟

۵۔ ﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ﴾ (آل عمران:۳:۷۹)

''کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اس کو کتاب اور حکم اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کی بجائے تم میرے بندے بن جاؤ۔ وہ تو یہی کہے گا کہ سچے ربانی بنو جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے جسے تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔''

انسانوں کے پاس کتنا علم ہے؟

۶۔ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (بنی اسرائیل:۱۷:۸۵)

''یہ لوگ تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہو''یہ روح میرے رب کے حکم سے آتی ہے، مگر تم لوگوں نے علم سے کم ہی بہرہ پایا ہے''۔

قرآن تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے:

۷۔ ﴿ الٓرٰ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ۝﴾ (ابراہیم:۱۴:۱)

''ا۔ل۔ر، اے محمدؐ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ، ان کے رب کی توفیق سے، اس خدا کے راستے پر جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔''

۸۔ ﴿هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝﴾ (الحدید:۵۷:۹)

''وہ اللہ ہی تو ہے جو اپنے بندے پر صاف صاف آیتیں نازل کر رہا ہے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تم پر نہایت شفیق اور مہربان ہے۔''

۹۔ ﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ o﴾
(التغابن: ۶۴:۸)

پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔"

قرآنی علوم انسان کی بنیادی ضرورت ہیں:

۱۰۔ ﴿ اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَیَانَ o﴾ (الرحمٰن: ۵۵:۱تا۴)

"نہایت مہربان (خدا) نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔"

۱۱۔ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ o الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ o ﴾ (العلق: ۹۶:۱تا۵)

"پڑھو (اے نبیؐ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا، جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو، اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا، انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا۔"

کیا صاحبِ علم اور بے علم برابر ہیں:

۱۲۔ ﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ o﴾
(الزمر: ۳۹:۹)

"کیا اس شخص کی روش بہتر ہے یا اس شخص کی جو مطیع فرمان ہے، رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہتا اور سجدے کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت سے امید لگاتا ہے؟ ان سے پوچھو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں۔"

۱۳۔ ﴿ وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ o وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ o وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ o وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ o۔﴾ (فاطر: ۳۵:۱۹تا۲۲)

"اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہے۔ نہ تاریکیاں اور روشنی یکساں ہیں۔ نہ ٹھنڈی چھاؤں

اور دھوپ کی تپش ایک جیسی ہے۔ اور نہ زندے اور مردے مساوی ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے، مگر (اے نبیؐ) تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔"

علم کی بنیاد پر حضرت آدمؑ کی ملائکہ پر برتری:

۱۴۔ ﴿ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴾ (البقرۃ:۲: ۳۰ تا ۳۴)

"پھر ذرا اس وقت کا تصور کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"۔ انہوں نے عرض کیا: "کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خوں ریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کی تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں" فرمایا: "میں جانتا ہوں، جو کچھ تم نہیں جانتے۔" اس کے بعد اللہ نے آدمؑ کو ساری چیزوں کے نام سکھائے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا "اگر تمہارا خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا) تو ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ"۔ انہوں نے عرض کیا: "نقص سے پاک تو آپ ہی کی ذات ہے، ہم تو بس اتنا ہی علم رکھتے ہیں، جتنا آپ نے ہم کو دے دیا ہے۔ حقیقت میں سب کچھ جاننے اور سمجھنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں"۔ پھر اللہ نے آدمؑ سے کہا: "تم انہیں ان چیزوں کے نام بتاؤ"۔ جب اس نے ان کو ان سب کے نام بتا دیے، تو اللہ نے فرمایا: "میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی وہ ساری حقیقتیں جانتا ہوں جو تم سے مخفی ہیں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو، وہ بھی مجھے معلوم ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو، اسے بھی میں جانتا ہوں۔" پھر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے

آگے جھک جاؤ، تو سب جھک گئے مگر ابلیس نے انکار کیا۔ وہ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں پڑ گیا اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا۔

علم نے قابیل پر ایک کوے کو برتری عطا کر دی:

۱۵۔ ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ○ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ○ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ○ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ○﴾ (المائدہ:۵:۲۷تا۳۱)

''اور ذرا انہیں آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ بھی بے کم و کاست سنا دو۔ جب ان دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی، اور دوسرے کی نہ کی گئی۔ اس نے کہا: ''میں تجھے مار ڈالوں گا۔'' اس نے جواب دیا: ''اللہ تو متقیوں ہی کی نذریں قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا، میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور دوزخی بن کر رہے۔ ظالموں کے ظلم کا یہی ٹھیک بدلہ ہے۔'' آخر کار اس کے نفس نے اپنے بھائی کا قتل اس کے لیے آسان کر دیا اور وہ اسے مار کر ان لوگوں میں شامل ہو گیا جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔ پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودنے لگا، تاکہ اسے بتائے کہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔ یہ دیکھ کر وہ بولا: ''افسوس مجھ پر! میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپانے کی تدبیر نکال لیتا''۔ اس کے بعد وہ اپنے کیے پر بہت پچھتایا۔''

حضرت نوح اپنے دور کے اعلم الناس تھے:

۱۶۔ ﴿أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔﴾ (الاعراف:۷:۶۲)

''تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں، تمہارا خیر خواہ ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں ہے۔''

خضر کے علم نے حضرت موسیٰ کو شاگرد بننے پر مجبور کر دیا:

۱۷۔ ﴿فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا
عِلْمًاo قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًاo قَالَ إِنَّكَ لَن
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًاo وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًاo قَالَ سَتَجِدُنِي إِن
شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًاo قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّى
أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًاo فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ
أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًاo قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًاo قَالَ لَا
تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًاo فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَامًا
فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًاo قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ
إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًاo قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ
بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًاo فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن
يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ
أَجْرًاo قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْرًاo أَمَّا
السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُم
مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًاo وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن
يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًاo فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًاo
وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ
أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ وَمَا
فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًاo (الکہف:۱۸:۶۵ تا ۸۲)

''اور وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنی طرف سے ایک خاص علم عطا کیا تھا۔ موسیٰ نے اس سے کہا، کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی اس دانش کی تعلیم دیں جو آپ کو سکھائی گئی ہے''؟ اس نے جواب دیا، '' آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، اور جس چیز کی آپ کو خبر نہ ہو آخر آپ اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں''؟ موسیٰ نے کہا'' انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی معاملہ میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا''۔ اس نے کہا'' اچھا، اگر آپ میرے

ساتھ چلتے ہیں تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھیں جب تک کہ میں خود اس کا آپ سے ذکر نہ کروں۔'' اب وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہ ایک کشتی میں سوار ہو گئے تو اس شخص نے کشتی میں شگاف ڈال دیا۔ موسیٰؑ نے کہا'' آپ نے اس میں شگاف ڈال دیا تا کہ سب کشتی والوں کو ڈبو دیں؟ یہ تو آپ نے ایک سخت حرکت کر ڈالی''۔ اس نے کہا'' میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے''؟ موسیٰؑ نے کہا'' بھول چوک پر مجھے نہ پکڑیے۔ میرے معاملے میں آپ ذرا سختی سے کام نہ لیں''۔ پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ ان کا ایک لڑکا ملا اور اس شخص نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰؑ نے کہا'' آپ نے ایک بے گناہ کی جان لے لی حالانکہ اس نے کسی کا خون نہ کیا تھا؟ یہ کام تو آپ نے بہت ہی برا کیا''۔ اس نے کہا'' میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے؟'' موسیٰؑ نے کہا'' اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیں۔ لیجیے، اب تو میری طرف سے آپ کو عذر مل گیا۔'' پھر وہ آگے چلے یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا، مگر انھوں نے ان دونوں کی ضیافت سے انکار کر دیا۔ وہاں انھوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔ اس شخص نے اس دیوار کو پھر قائم کر دیا۔ موسیٰؑ نے کہا اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے۔'' اس نے کہا'' بس میرا تمہارا ساتھ ختم ہوا۔ اب میں تمھیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں۔ جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ اس کشتی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ چند غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں، کیونکہ آگے ایک ایسے بادشاہ کا علاقہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ رہا وہ لڑکا تو اس کے والدین مومن تھے ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ لڑکا اپنی سرکشی اور کفر سے ان کو تنگ کرے گا، اس لیے ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے ان کو ایسی اولاد دے جو اخلاق میں بھی اس سے بہتر ہو اور جس سے صلہ رحمی بھی زیادہ متوقع ہو۔ اور اس دیوار کا معاملہ یہ ہے کہ یہ دو یتیم لڑکوں کی ہے جو اس شہر میں رہتے ہیں اس دیوار کے نیچے ان بچوں کے لیے ایک خزانہ مدفون ہے اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ اس لیے تمہارے رب نے چاہا کہ یہ دونوں بچے بالغ ہوں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ تمہارے رب کی رحمت کی بنا پر کیا گیا ہے، میں نے کچھ اپنے اختیار سے نہیں کر دیا ہے۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے۔''

حضرت یوسفؑ علم کی بنیاد پر حکمران بن گئے:

۱۸۔ ﴿وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ٥ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ٥ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللَّهِ مِن شَيْءٍ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ٥ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ٥ مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ٥ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ٥﴾ (یوسف:۱۲: ۳۶ تا ۴۱)

”قید خانے میں دو غلام اور بھی اس کے ساتھ داخل ہوئے۔ ایک روز ان میں سے ایک نے کہا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب کشید کر رہا ہوں، دوسرے نے کہا“ میں نے دیکھا کہ میرے سر پر روٹیاں رکھی ہیں اور پرندے ان کو کھا رہے ہیں۔“ دونوں نے کہا ”ہمیں اس کی تعبیر بتائیے، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ایک نیک آدمی ہیں“۔ یوسفؑ نے کہا ”یہاں جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ ان علوم میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کیے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ میں نے ان لوگوں کا طریقہ چھوڑ کر جو اللہ پر ایمان لاتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں، اپنے بزرگوں ابراہیمؑ، اسحاقؑ، اور یعقوبؑ کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں۔ درحقیقت یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر (کہ اس نے اپنے سوا کسی کا بندہ ہمیں نہیں بنایا) مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اے زنداں کے ساتھیو، تم خود ہی سوچو کہ بہت سے متفرق رب بہتر ہیں یا وہ ایک اللہ جو سب پر غالب ہے؟ اس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی کر رہے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ بس چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے رکھ لئے ہیں، اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی۔ فرمانروائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کیلئے نہیں ہے۔ اس کا حکم ہے

کہ خود اس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو۔ یہی ٹھیٹھ سیدھا طریق زندگی ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ اے زنداں کے ساتھیو، تمہارے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم میں سے ایک تو اپنے رب (شاہ مصر) کو شراب پلائے گا، رہا دوسرا تو اسے سولی پر چڑھایا جائے ا ور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ فیصلہ ہو گیا اس بات کو جو تم پوچھ رہے تھے۔''

۱۹۔ ﴿ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝﴾ (یوسف ۱۲:۴۶ تا ۴۹)

''اس نے جا کر کہا ''یوسفؑ اے سراپا راستی، مجھے اس خواب کا مطلب بتا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری ہیں اور سات سوکھی، شاید کہ میں ان لوگوں کے پاس واپس جاؤں اور شاید کہ وہ جان لیں''۔ یوسفؑ نے کہا ''سات برس تک لگا تار تم کھیتی باڑی کرتے رہو گے۔ اس دوران میں جو فصلیں تم کاٹو ان میں سے بس تھوڑا سا حصہ، جو تمہاری خوراک کے کام آئے نکالو اور باقی کو اس کی بالوں ہی میں رہنے دو۔ پھر سات برس بہت سخت آئیں گے۔ اس زمانے میں وہ سب غلہ کھا لیا جائے گا جو تم اس وقت کے لیے جمع کرو گے۔ اگر کچھ بچے گا تو بس وہی جو تم نے محفوظ کر رکھا ہو۔ اس کے بعد پھر ایک سال ایسا آئے گا جس میں بارانِ رحمت سے لوگوں کی فریاد رسی کی جائے گی اور وہ رس نچوڑیں گے''۔

۲۰۔ ﴿ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝﴾

(یوسف ۱۲:۵۴ تا ۵۷)

''بادشاہ نے کہا ''انہیں میرے پاس لاؤ تا کہ میں ان کو اپنے لیے مخصوص کر لوں۔'' جب یوسفؑ نے اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا ''اب آپ ہمارے ہاں قدر و منزلت رکھتے ہیں۔ اور آپ کی امانت پر پورا بھروسہ ہے۔'' یوسفؑ نے کہا ''ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیے،

میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں۔" اس طرح ہم نے اس سرزمین میں یوسفؑ کے لیے اقتدار کی راہ ہموار کی۔ وہ مختار تھا کہ اس میں جہاں چاہے اپنی جگہ بنائے۔ ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں، نیک لوگوں کا اجر ہمارے ہاں مارا نہیں جاتا، اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لیے زیادہ بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور خدا ترسی کے ساتھ کام کرتے رہے۔"

حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ اور علم:

۲۱۔ ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْماً وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ٥ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ٥ وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ٥ حَتَّى إِذَا أَتَوْا عَلَى وَادِي النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ٥ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكاً مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ﴾ ٥ (النمل ۲۷: ۱۵ تا ۱۹)

"ہم نے داؤد و سلیمانؑ کو علم عطا کیا اور انہوں نے کہا کہ "شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی۔" اور داؤد کا وارث سلیمانؑ ہوا۔ اور اس نے کہا "لوگو ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور ہمیں ہر طرح کی چیزیں دی گئی ہیں۔ لوگو ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور ہمیں ہر طرح کی چیزیں دی گئی ہیں۔ بے شک یہ (اللہ کا) نمایاں فضل ہے"۔ سلیمانؑ کے لیے جن اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کیے گئے تھے اور وہ پورے ضبط میں رکھے جاتے تھے۔ (ایک مرتبہ وہ ان کے ساتھ کوچ کر رہا تھا) یہاں تک کہ جب یہ سب چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا "اے چیونٹیو، اپنے بلوں میں گھس جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔" سلیمانؑ اس کی بات پر مسکراتے ہوئے ہنس پڑا اور بولا۔ "اے میرے رب مجھے قابو میں رکھ کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے صالح بندوں میں داخل کر۔"

۲۲۔ ﴿قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ○ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ○ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ○ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ○ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ○﴾ (النمل ۲۷: ۳۸ تا ۴۲)

''حضرت سلیمانؑ نے کہا'' اے اہل دربار تم میں سے کون اس کا تخت میرے پاس لاتا ہے قبل اس کے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر میرے پاس حاضر ہوں؟ جنوں میں سے ایک قوی ہیکل نے عرض کیا'' میں اسے حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے انہیں میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانتدار ہوں۔'' جس شخص کے پاس کتاب کا ایک علم تھا وہ بولا'' میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔'' جونہی کہ سلیمانؑ نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا، وہ پکار اٹھا'' یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کافرِ نعمت بن جاتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے اس کا شکر اس کے اپنے ہی لیے مفید ہے، ورنہ کوئی ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ بزرگ ہے۔'' سلیمانؑ نے کہا انجان طریقے سے اس کا تخت اس کے سامنے رکھ دو، دیکھیں وہ صحیح بات تک پہنچتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو راہِ راست نہیں پاتے۔'' ملکہ جب حاضر ہوئی تو اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے وہ کہنے لگی'' یہ تو گویا وہی ہے۔ ہم تو پہلے ہی جان گئے تھے اور ہم نے سر اطاعت جھکا دیا تھا (یا ہم مسلم ہو چکے تھے)''۔

ذوالقرنین کو علم نے ثریا کی بلندیوں تک پہنچا دیا:

۲۳۔ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ○ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ○ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ○ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ○ قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَى رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ○ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً

الْحُسْنَ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْراًo ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَباًo حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْراًo كَذَلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْراًo ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَباً o حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْماً لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلاً o قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجاً عَلَى أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدّاً o قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْماًo آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَاراً قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْراً o فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْباًo قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقّاً o ﴾ (الکھف:۱۸۔۸۳تا۹۸)

''اور اے نبی، یہ لوگ تم سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ان سے کہو میں اس کا کچھ حال تم کو سناتا ہوں۔ہم نے اس کو زمین میں اقتدار عطا کر رکھا تھا اور اسے ہر قسم کے اسباب و وسائل بخشے تھے۔اس نے (پہلے مغرب کی طرف ایک مہم کا) سرو سامان کیا۔حتیٰ کہ جب وہ غروب آفتاب کی حد تک پہنچ گیا۔تو اس نے سورج کو ایک کالے پانی میں ڈوبتے دیکھا اور وہاں اسے ایک قوم ملی۔ہم نے کہا، اے ذوالقرنین، تجھے یہ مقدرت بھی حاصل ہے کہ ان کو تکلیف پہنچائے اور یہ بھی کہ ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔''اس نے کہا'' جو ان میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو سزا دیں گے، پھر وہ اپنے رب کی طرف پلٹا یا جائے گا اور وہ اسے زیادہ سخت عذاب دے گا اور جو ان میں سے ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا، اس کے لیے اچھی جزا ہے اور ہم اس کو نرم احکام دیں گے۔'' پھر اس نے (ایک دوسری مہم کی) تیاری کی۔یہاں تک کہ طلوع آفتاب کی حد تک جا پہنچا۔وہاں اس نے دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جس کے لیے دھوپ سے بچنے کا کوئی سامان ہم نے نہیں کیا ہے۔یہ حال تھا ان کا اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا اسے ہم جانتے تھے۔''

پھر اس نے (ایک اور مہم کا سامان کیا۔یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے ان کے پاس ایک قوم ملی جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی۔ان لوگوں نے کہا کہ ''اے ذوالقرنین، یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے ہیں، تو کیا ہم تجھے کوئی ٹیکس اس کام کے لیے دیں کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند تعمیر کر دے؟''اس

نے کہا ''جو کچھ میرے رب نے مجھے دے رکھا ہے وہ بہت ہے۔ تم بس محنت سے میری مدد کرو، میں تمہارے اوران کے درمیان بند بنائے دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو''۔ آخر جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کواس نے پاٹ دیا تو لوگوں سے کہا کہ اب آگ دہکاؤ حتی کہ جب (یہ آہنی دیوار) بالکل آگ کی طرح سرخ کردی تو اس نے کہا ''لاؤ، اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا۔'' (یہ بند ایسا تھا کہ) یاجوج وماجوج اس پر چڑھ کر بھی نہ آسکتے تھے اوراس میں نقب لگانا ان کے لیے اور بھی مشکل تھا۔ ذوالقرنین نے کہا ''یہ میرے رب کی رحمت ہے مگر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اس کو پیوندِ خاک کردے گا، اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے۔''

شکاری کتے کو دوسرے کتوں پر برتری:

۲۴۔ ﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾ (المائدہ:۵:۴)

''لوگ پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے؟ کہو، تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کردی گئی ہیں، اور جن کو شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہو جن کو خدا کے دیے ہوئے علم کی بناء پر تم شکار کی تعلیم دیا کرتے ہو، وہ جس جانور کو تمہارے لیے پکڑ رکھیں اس کو بھی تم کھا سکتے ہو، البتہ اس پر اللہ کا نام لے لو، اور اللہ کا قانون توڑنے سے ڈرو، اللہ کو حساب لیتے دیر نہیں لگتی۔''

علم اور ترجمان قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی فضیلت اہمیت وضرورت کے بارے میں اتنا کچھ بیان فرمایا ہے کہ اس کو یہاں احاطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں ہے۔ چند احادیث جو مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم سے لی گئی ہیں درج ذیل ہیں ان کا مطالعہ ہمارے اندر مزید علم کی طلب پیدا کرنے کا سبب بنے گا۔

تین کاموں کا غیر منقطع اجر:

۱۶۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر:۲۰۳ بحوالہ صحیح مسلم)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تین اعمال کے سوا دیگر اعمال کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے۔(۱) صدقہ جاریہ اور(۲) ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور(۳) نیک اولاد جو میت کے لیے دعا کرتی ہے۔

علم حاصل کرنے کے لیے چلنا جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے:

۱۶۷۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُّؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهٖ طَرِيْقاً اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهُ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۰۴ بحوالہ صحیح مسلم)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کسی ایماندار کو دنیا کی کسی مصیبت سے (نجات دلا کر) راحت پہنچائی تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کسی مصیبت سے (نجات عطا فرما کر) راحت پہنچائے گا اور جس شخص نے کسی تنگ حال کو آسانی سے ہم کنار کیا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا اور اللہ اس بندے کی مدد کرتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور جو شخص علم کے راستے پر چل کر علم حاصل کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت کی جانب (جانے کے لیے) راستہ ہموار کرتا ہے اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں درس و تدریس میں منہمک رہتے ہیں تو ان پر سکینت و طمانیت کا نزول ہوتا رہتا ہے اور رحمتِ الٰہی ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور فرشتے ان کا احاطہ کیے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتا ہے اور جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اس کا حسب و نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا۔

طالبعلموں کی خوشنودی کے لیے فرشتے پر بچھاتے ہیں:

۱۶۸۔ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ أَبِي الدَّرْدَآءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَّدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْماً سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقاً مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًى لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِي جَوْفِ الْمَآءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَآءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَماً وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهٗ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۱۲ بحوالہ مسند احمد و جامع الترمذی، وسنن ابوداود، وسنن ابن ماجہ وسنن دارمی)

حضرت کثیر بن قیسؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں ابوالدرداء کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا، اے ابوالدرداء! میں تیرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے ایک حدیث سننے کے لیے آیا ہوں میں کسی دوسرے کام سے نہیں آیا بلکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ ابوالدرداء نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ جو علم طلب کرنے کی راہ پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی راہ پر چلائے گا اور فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی خوشنودی کے لیے بچھاتے ہیں اور عالم کے لیئے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں اور پانی کے اندر رہنے والی مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر فضیلت حاصل ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو دیگر تمام ستاروں پر فضیلت ہے علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام دینار اور درہم کا ورثہ نہیں چھوڑتے بلکہ انہوں نے علم کا ورثہ چھوڑا ہے۔ پس جس شخص نے اس سے (علم) حاصل کیا اس نے وافر حصہ لیا (احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، دارمی) اور امام ترمذیؒ نے کثیر بن قیس راوی کی جگہ) قیس بن کثیر ذکر کیا ہے۔

معلم الخیر کے لیے مخلوق خدا دعائیں کرتی ہیں:

۱۶۹۔ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ:

أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتَهٗ وَأَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتِ، لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۱۳ بحوالہ جامع الترمذی)

''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو انسانوں کا تذکرہ کیا گیا۔ ان میں ایک عابد اور دوسرا عالم تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، عالم کی عابد پر (اس طرح) فضیلت ہے جس طرح تم میں سے ادنیٰ درجہ کے انسان پر میری فضیلت ہے۔ بعد از اں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے آسمانوں اور زمین میں رہنے والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی (سمندر میں) بھی اس شخص کے لیے دعائیں کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔''

دو خوبیاں کسی منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں:

۱۷۰۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَّلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۱۹ بحوالہ جامع الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو خصلتیں کسی منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ حسن خلق اور دین کا فہم۔

طلب علم کے لیے سفر کا مقام:

۱۷۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۲۰ بحوالہ جامع الترمذی و سنن دارمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص علم کی تلاش میں نکلا اور واپس آنے تک اللہ کے راستے میں ہے۔

مومن علم کی باتیں سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا:

۱۷۲۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۲۲ بحوالہ جامع الترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن علم (کی باتیں سننے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجاتا۔

دنیاوی مفادات کے لیے علم حاصل کرنیوالا جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا:

۱۷۳۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضاً مِنَ الدُّنْیَا، لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۲۷ بحوالہ مسند احمد، سنن ابوداؤد، وسنن ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ایسا علم حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ کی رضا کو حاصل کیا جاتا ہے (لیکن یہ) اس نے صرف اس لیے حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعہ دنیوی مفادات حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنت کی مہک بھی نہیں پائے گا۔

حصول علم کے مقاصد کا تعین:

۱۷۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرُ فَقِیْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ۔ ثَلَاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالنَّصِیْحَةُ لِلْمُسْلِمِیْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۲۸ بحوالہ شافعی، بیہقی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات کو سنا اس کو محفوظ کیا، اس کو یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا۔ پس ایسے لوگ بہت ہیں جو علم کے حامل تو ہیں لیکن فقیہ نہیں ہیں یعنی استنباط کا ملکہ نہیں رکھتے اور ایسے لوگ بھی بہت ہیں جو علم ایسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین خصلتیں ایسی ہیں جنہیں مومن کا دل ترک نہیں کرتا بلکہ انہیں اپناتا ہے۔ اللہ کی رضا کے لئے خالص عمل کرنا، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا کیوں کہ ان کی

دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔

۱۷۵۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاءً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۳۰ بحوالہ جامع الترمذی، وسنن ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے اللہ اس شخص (کے چہرے) کو بارونق رکھے جس نے ہم سے کسی بات کو سنا اس کو اسی طرح پہنچایا جس طرح سنا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو بات پہنچائی جاتی ہے تو وہ اس بات کو سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں۔

"اَلْعِلْمُ" تین ہیں:

۱۷۶۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ؟ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْسُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ۔ وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۳۹ بحوالہ سنن ابوداؤد، وسنن ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم (دین) تین ہیں محکم آیات احادیث صحیحہ اور علم الفرائض ہیں کہ جس کی روشنی میں وارثوں کے درمیان ترکہ عادلانہ انداز میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ان کے علاوہ (سبھی علوم) زائد ہیں۔

قرآن کا علم حاصل کرنے اور دوسروں تک پہچانے کا حکم:

۱۷۷۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۴۴ بحوالہ جامع الترمذی)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میراث اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو بلاشبہ میں فوت ہونے والا ہوں۔"

صدقہ جاریہ کے متعدد شعبہ جات:

۱۷۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ: عِلْماً عَلِمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَداً صَالِحاً تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفاً وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِداً بَنَاهُ أَوْ بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْراً أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔ (مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۵۴ بحوالہ سنن ابن ماجہ، وسنن بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایماندار انسان کو اس کی وفات کی بعد اس کے اعمال اور اس کی نیکیوں میں سے جن کا (ثواب) ملتا رہتا ہے ان میں سے ایک علم ہے جس کو اس نے حاصل کیا اور پھیلا نیز نیک اولاد ہے جس کو اس نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے یا قرآن پاک ہے جو اس نے کسی کو دیا اور اس نے وارث بنایا اس نے مسجد تعمیر کی یا مسافروں کے لیے سرائے تعمیر کی یا نہر کھدوائی یا تندرستی اور زندگی میں اس نے اپنے مال میں سے صدقہ الگ کر دیا۔ ان تمام کا ثواب اس کو اس کی وفات کے بعد ملتا رہے گا۔

دین، اسلام کا دارومدار پرہیز گاری پر ہے:

۱۷۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ: أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكاً فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ أَثَبْتُهُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِي عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِي عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

(مشکوۃ حدیث نمبر: ۲۵۵ بحوالہ سنن بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ عزوجل نے میری جانب وحی کی کہ جو شخص علم کی جستجو میں چلا میں اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دوں گا اور میں جس شخص کی دو محبوب چیزیں (یعنی آنکھیں) چھین لوں تو میں ان دونوں کی وجہ سے اس کو جنت کا ثواب عطا کروں گا اور علم کی فضیلت سے بہتر ہے اور دین (اسلام) کا دارومدار پرہیز گاری پر ہے۔

۱۸۰۔ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ ،وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضاً لِلرَّحْمٰنِ، وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ ﴿ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴾قَالَ: وَقَالَ الْاٰخَرُ ﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾

(مشکوٰۃ حدیث نمبر:۲۶۱ بحوالہ سنن دارمی)

حضرت عون سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا دو لالچی انسان ایسے ہیں جو قناعت نہیں کرتے ایک عالم اور دوسرا دنیادار (لیکن) وہ دونوں (انجام کے لحاظ سے) برابر نہیں ہیں عالم انسان زیادہ سے زیادہ رحمٰن کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور دنیادار سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے۔ بعد ازاں عبداللہ بن مسعود نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ہرگز نہیں بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے جب خود تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) اللہ سے اس کے بندوں میں سے علما ڈرتے ہیں۔

دنیا میں علم کو لٹانا انفاق فی سبیل اللہ ہے:

۱۸۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر:۲۸۰ بحوالہ مسند احمد، وسنن دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جاتا اس خزانے کی مانند ہے جس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا۔

☆............☆............☆

مجلس التحقیق والنشر الاسلامی کی طبع وزیرطبع کتب ایک نظر میں

۱۔ بعثت نبوی کا بنیادی مقصد اسلامی حکومت کا قیام جلد اول

۲۔ بعثت نبوی کا بنیادی مقصد اسلامی حکومت کا قیام جلد دوم

۳۔ مصباح الایمان (مجموعہ 950 احادیث)

۴۔ مصباح القلوب (مجموعہ 1250 احادیث)

۵۔ دعوت رجوع الی اللہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

۶۔ انابت الی اللہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

۷۔ تقرب الی اللہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

۸۔ توبہ کامیابی وکامرانی کا رستہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

۹۔ آیۃ الکرسی کلید جنت

۱۰۔ علم وفہم دین اور اس کے بنیادی مطالبات

۱۱۔ تفسیر سورۂ کہف

۱۲۔ تفسیر سورۂ فاتحہ

۱۳ جامع نصاب تربیت

۱۴۔ اسلام کا نظام جماعت

۱۵۔ اسلام کا خاندانی نظام

مجلس التحقیق و النشر الاسلامی

718-کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور: پاکستان